مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے انشاء اللہ عزوجل

دروس البلاغة

(سوالاجوابا)

مدرس "الیاس محمود رضوی مدنی

ششماہی اول الباب السابع فی الوصل والفصل

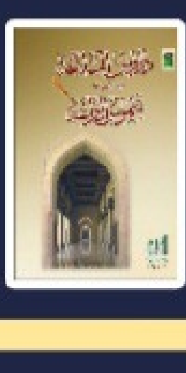

جامعة المدینہ الرزاق مسجد صائمہ عربین ولاز سرجانی کراچی

مقدمہ

سوال نمبر1 فصاحت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب فصاحت کا لغوی معنی بیان کرنا اور ظاہر کرنا ہے اصطلاح میں فصاحت کلمہ کلام اور متکلم کی صفت واقع ہوتی ہے

سوال نمبر2 فصاحت کلمہ سے کیا مراد ہے

جواب کلمے کا تنافر حروف مخالفت قیاس اور غرابت سے خالی ہونا

سوال نمبر3 تنافر حروف کی تعریف

کلمے میں ایسا وصف ہے جو زبان پر ثقل کو پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے اس کلمے کو پڑھنا دشوار ہوتا ہے جیسے الظش وغیرہ

سوال نمبر4 مخالفت قیاس کی تعریف

کلمے کا صرفی قانون کے مطابق نہ ہونا جیسے متنبی کا شعر فَإِنْ يُكُ بَعْضُ النَّاسِ سَيْفاً لِدَوْلَةٍ فَفِي النَّاسِ بُوْقَاتٌ لَهَا وَطَبُوْلُ اس شعر میں بُوْقَاتٌ بُوْق کی جمع ہے جو کہ صرفی قانون کے خلاف ہے کیونکہ صرفی قانون کے مطابق اسکی جمع قلت کی وجہ سے ابواق آتی ہے

اسی طرح دوسرا شعر: إِنَّ بَنِيَّ لَلِئَامٌ زَهَدَةٌ مَا لِي فِي صُدُورِهِمْ مِن مَوْدَدَةٍ اب اس شعر میں مَوْدَدَةٍ صرفی قانون کے خلاف ہے کیونکہ صرفی قانون یہ ہے کہ جب دو ہم جنس حروف ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے ان دونوں کا آپس میں ادغام کرتے ہیں اس قانون کے مطابق اسکو مَوَدَّةٍ ہونا چاہئے تھا

سوال نمبر5 غرابت کی تعریف

کلمے کا ہونا معنی کے ظاہر کا غیر یعنی کلمے کے معنی کا ظاہر نہ ہونا جیسے تکاکا وغیرہ

سوال نمبر6 فصاحت کلام کی تعریف

کلام کا جمیع کلمات کے تنافر سے ضعف تالیف سے اور تعقید سے خالی ہونا اس حال میں کہ کلام کے تمام کلمات بھی فصیح ہوں

سوال نمبر7 تنافر کلمات کی تعریف

کلام میں ایسا وصف ہے جو زبان پر ثقل کو پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکو پڑھنا دشوار ہوتا ہے جیسے فِي رَفْعِ عَرْشِ الشَّرْعِ مِثْلُكَ يَشْرَعُ وَلَيْسَ قُرْبَ قَبْرِ حَرْبٍ قَبْرٌ كَرِيْمٌ مَتى أَمْدَحُهُ أَمْدَحُهُ وَالْوَرَى مَعِيَ وَإِذَا مَا لُمْتُه لُمْتُه وَحْدِي ان اشعار کے تمام کلمات فصیح ہیں لیکن ان کلمات کے اجتماع کی وجہ سے کلام کو پڑھنا دشوار ہے اس لئے یہ کلام تنافر کلمات کی وجہ سے غیر فصیح ہے

سوال نمبر8 ضعف تالیف کی تعریف

کلام کا مشہور نحوی قانون پر جاری نہ ہونا جیسے اضمار قبل الذکر لفظا و رتبتا جیسے جزی بنوہ ابا الغیلان عن کبر وحسن فعل کما یجزی سنمار

اس میں بنوہ کی ہ ضمیر کا مرجع ابا الغیلان ہے

اس میں اضمار قبل الذکر لفظا تو ظاہر ہے کہ پہلے بنوہ کی ہ ضمیر ہے بعد میں اسکے مرجع ہے ابا الغیلان رتبتا اس طرح ہے بنوہ جزی فعل کا فاعل ہے اور ابا الغیلان مفعول ہے فاعل کا مرتبہ مفعول کے مرتبے سے پہلے ہوتا ہے اس مثال میں مقام فاعلیت سے مقام مفعولیت کی طرف ضمیر لوٹ رہی ہے جو کہ رتبتا اضمار قبل الذکر ہے

سوال نمبر9 تعقید کی اقسام اور انکی تعریفات

تعقید کی تعریف کلام کا خفی الدلالۃ ہونا معنی مرادی پر یعنی کلام کا اپنے معنی پر دلالت کرنے میں خفی ہونا

تعقید لفظی کی تعریف کلام کا خفاء الفاظ کی وجہ سے ہو (اس طرح کہ جسکا مقام مقدم ہو اسکو مؤخر کیا گیا ہو اور جسکا مقام مؤخر ہو اسکو مقدم کیا گیا ہو جن الفاظ کے درمیان اتصال ضروری ہے ان میں انفصال لایا گیا ہو) تو یہ تعقید لفظی ہے جیسے **جفخت وھم کا یجفخون بھا وبھم شیم علی الحسب الاغر دلائل** اس

تعقید معنوی کی تعریف کلام کا خفاء مجازات اور کنایات کو اس طرح استعمال کرنے کے سبب ہو کہ جس سے اس کلام کی مراد سمجھ نہ آئے تو یہ تعقید معنوی ہے جیسے نشر الملک السنتہ فی المدینہ میں السنہ سے جاسوس مراد لینا اور ساطلب بعد الدار عنکم لتقربو وتسکب عینای الدموع لتجمدا اس شعر میں لتجمدا سے فرحت اور خوشی مراد لینا

سوال نمبر10 فصاحت متکلم کی تعریف

فصاحت متکلم ایسا ملکہ ہے جس کے زریعے متکلم اپنے مقصود کو کلام فصیح کے ساتھ تعبیر کرنے پر قدرت رکھتا ہے کسی بھی غرض میں

سوال نمبر 11بلاغت کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں

بلاغت کا لغوی معنی وصول اور انتہا ہے جب کوئی آدمی اپنی مراد کو پہنچ جائے تو اس وقت کہا جاتا ہے **بلغ فلان مرادہ** اور بلاغت اصطلاح میں کلام اور متکلم کے لیے صفت واقع ہوتی ہے

سوال نمبر12 بلاغت کلام کی تعریف

کلام کے فصیح ہونے کے ساتھ کلام کا مقتضی الحال کے مطابق ہونا

سوال نمبر13 حال کی تعریف اور دوسرا نام بیان کریں

حال کا دوسرا نام مقام ہے اور حال ایسا امر ہے جو متکلم کو ابھارتا ہے اس بات پر کہ وہ عبارت کو وارد کرے مخصوص صورت پر

سوال نمبر14 مقتضی کی تعریف اور دوسرا نام بیان کریں

مقتضی کا دوسرا نام اعتبار مناسب ہے اور مقتضی وہ صورۃ مخصوصہ ہے جس پر عبارت وارد کی جائے

وضاحت مدح ایک حال ہے اور یہ اطناب کی صورت پر کلام لانے کا تقاضا کرتا ہے اور کلام کو اطناب (طویل) کی صورت پر لانا یہ مقتذا ہے اب کلام کو اتناب کی صورت پر لے کر اگئے تو کلام مقتضی الحال کے مطابق ہو گا

زکاء المخاطب حال ہے اور یہ ایجاز (مختصر)کی صورت پر عبارت لانے کا تقاضہ کرتا ہے اور ایجاز اس حال کا مقتضی ہے اب کلام کو ایجاز کی صورت پر لے کر ا جانا یہ کلام کا مقتضی الحال کے مطابق ہونا ہے

سوال نمبر15بلاغت متکلم کی تعریف

بلاغت متکلم ایسا ملکہ ہے جس کے ذریعے متکلم مقصود کو کلام بلیغ کے ساتھ تعبیر کرنے پر قدرت رکھتا ہے کسی بھی غرض میں

سوال نمبر16 تنافر مخالفت قیاس غرابت ضعف تالیف اور تعقید کی پہچان کس طرح ہوتی ہے

تنافر کو ذوق سلیم سے پہچانا جاتا ہے اور مخالفت قیاس کو صرف سے پہچانا جاتا ہے ضعف تالیف اور تاکید لفظی کو نحو سے پہچانا جاتا ہے اور غرابت کو کلام عرب پر کثیر اطلاع سے پہچانا جاتا ہے اور تاکید معنوی کو علم بیان سے پہچانا جاتا ہے اور احوال اور ان کے مقتضیات کو علم معانی سے پہچانا جاتا ہے

سوال نمبر 17 طالب علم بلاغت پر کن علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے

طالب علم بلاغت پر لغت کا علم حاصل کرنا صرف کا علم حاصل کرنا نحو کا علم حاصل کرنا علم معنی کا علم حاصل کرنا اور علم بیان حاصل کرنا ضروری ہے اور کلام عرب پر کثیر اطلاع کا حاصل ہونا بھی ضروری ہے اور اس کا ذوق بھی سلامت ہو

علم المعانی

سوال نمبر 1 علم معانی کی تعریف کریں

جواب وہ علم جس کے زریعے عربی لفظ کے ان احوال کو جانا جائے جن کے زریعے کلام مقتضی الحال کے مطابق ہوتا ہے

سوال نمبر 2 احوال کے مختلف ہونے سے کلام کی صورتیں کیسے مختلف ہوتی ہیں مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب احوال کے مختلف ہونے سے کلام کی صورتیں مختلف ہوجاتی ہیں جیسے وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِیۡۤ اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا(10)

ترجمہ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔

اس مثال میں ام سے پہلے اَشَرٌّ ایک حال ہے اسکا تقاضہ یہ ہے کہ اسکی نسبت اللہ پاک کی طرف نہ کی جائے اس لئے اُرِیۡدَ فعل کو مجھول لایا گیا تاکہ اَشَرٌّ کی نسبت اللہ پاک کی طرف نہ ہو

اور ام کے والی صورت میں رَشَدًا ایک لفظ ہے اسکا تقاضہ یہ ہے کہ اسکی نسبت اللہ پاک کی طرف کی جائے اس لئے اَرَادَ فعل کو معروف لایا گیا تاکہ رَشَدًا کی نسبت اللہ پاک کی طرف ہو جائے

تو پہلی صورت میں اور دوسری صورت میں حال کے مختلف ہونے سے کلام بھی مختلف ہو گیا

الباب الاول فی الخبر والانشاء

سوال نمبر 1 خبر کی تعریف

مایصح ان یقال لقائلہ انہ صادق فیہ او کاذب وہ کلام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہنا صحیح ہو جسے **سافر محمد** محمد نے سفر کیا اور **علی مقیم** علی مقیم ہے

سوال نمبر 2 انشاء کی تعریف

ما لایصح ان یقال لقائلہ ذلک وہ کلام جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہنا صحیح نہ ہو جیسے **سافر یا محمد** اے محمد تو سفر کر اور **اقم یا علی** اے علی تو کھڑا ہو جا

سوال نمبر 3 صدق خبر اور کذب خبر سے کیا مراد ہے

جواب صدق خبر سے خبر کا واقع کے مطابق ہونا اور کذب خبر سے مراد خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا جیسے **علی مقیم** علی مقیم ہے اس جملے سے سمجھی جانے والی نسبت (علی کا مقیم ہونا) اگر اس کے مطابق ہے جو خارج میں ہے یعنی واقعی علی مقیم ہے تو یہ کلام صدق خبر ہے اگر یہ نسبت خارج کے مطابق نہیں ہے یعنی علی خارج میں مقیم نہیں ہے تو یہ کذب خبر ہے

سوال نمبر 4 محکوم علیہ اور محکوم بہ کیا ہیں اور انکو کیا نام دیا جاتا ہے

جواب ہر جملے کے دو رکن ہوتے ہیں ایک **محکوم علیہ** اور دوسرا **محکوم بہ** ۔ **محکوم علیہ** کو مسند الیہ کہتے ہیں جیسے فاعل نائب الفاعل مبتدا یہ سب محکوم علیہ یعنی مسند الیہ ہیں

جبکہ **محکوم بہ** کو مسند کہتے ہیں جیسے فعل اور مبتدا کی قسم ثانی

سوال نمبر5 مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف کریں

جواب ہر وہ صفت کا صیغہ جو حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے جیسے **ما قائم الزیدان**

الکلام علی الخبر

سوال نمبر1 خبر کی کتنی اقسام ہیں

جواب خبر کی دو قسمیں ہیں 1 جملہ فعلیہ 2 جملہ اسمیہ

سوال نمبر2 جملہ فعلیہ کی خبر کس چیز کا فائدہ دیتی ہے

جواب جملہ فعلیہ کی خبر مخصوص زمانے میں اختصار کے ساتھ حدوث کا فائدہ دیتی ہے (یعنی کسی کام کے ہونے کا نہ ہونے کی خبر دیتی ہے) جیسے **یقوم زید** اس مثال میں قیام زید کو مخصوص زمانے میں ایک ہی لفظ یقوم کے زریعے ثابت کیا گیا ہے جبکہ اسی قیام زید کو زمانے حال یا مستقبل میں جملہ اسمیہ کے ساتھ ثابت کیا جائے تو دو الفاظ کی ضرورت پڑے گی جیسے **زید قائم الان**

کبھی کبھی جملہ فعلیہ کی خبر استمرار تجددی کا فائدہ دیتی ہے جبکہ فعل مضارع ہو استمرار تجددی کا مطلب یہ ہے کہ ایک فعل کو بار بار نئے طریقے سے کیا جائے جیسے **أَوَ كُلَّمَا وَرَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ بَعَثُوا إِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ** اور جب جب عکاظ میں قبیلہ داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے سردار کو میرے پاس بھیجتے ہیں جو باربار پہچانتا ہے

وضاحت ؛ عکاظ طائف کے قریب ایک بازار کا نام ہے جس میں جس میں عرب کے قبیلے جمع ہوتے تھے اور مقابلے کرتے تھے اس شعر میں ہمزہ استفہام تقریر کیلئے ہے اور واؤ عاطفہ ہے اسکا معطوف علیہ محذوف ہے اصل عبارت یہ ہے **أَحضرت العرب فی عکاظ وَ كُلَّمَا وَرَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ بَعَثُوا إِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ** کیا عرب عکاظ میں حاضر ہوگئے اور جب جب عکاظ میں قبیلہ داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے سردار کو میرے پاس بھیجتے ہیں جو باربار مجھے پہچانتا ہے

اس شعر میں **یتوسم** خبر ہے اور فعل مضارع ہے اور استمرار اور تجدد کا فایدہ دے رہا ہے یعنی وہ بار بار مجھے پہچانتا ہے یہ استمرار ہو گیا اور جب جب آتا ہے تب تب پہچانتا ہے یہ تجدد ہو گیا

سوال نمبر3 جملہ اسمیہ کی خبر کس چیز کا فائدہ دیتی ہے

جواب جملہ اسمیہ کی خبر صرف اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ مسند مسند الیہ کیلئے ثابت ہے مسند الیہ کیلئے مسند کو ثابت کرنے کیلئے جملہ اسمیہ کی خبر کو وضع کیا گیا ہے جیسے **الشمس مضیئة** یہ جملہ اسمیہ ہے اس میں صرف یہ ثابت ہوا کہ **مضیئة** یعنی روشنی **شمس** یعنی سورج کیلئے ثابت ہے

کبھی کبھی جملہ اسمیہ کی خبر قرائن کے ساتھ استمرار کا فائدہ دیتی ہے جبکہ اس کی خبر میں فعل نہ ہو کیونکہ اگر فعل ہو گا تو وہ حدوث کا فائدہ دے گا استمرار کا فائدہ نہیں دے گا جیسے **العلم نافع** یہ جملہ اسمیہ ہے اور خبر ہے **العلم** مبتدا اور **نافع** اسکی خبر ہے جو کہ فعل نہیں ہے اس لئے یہ استمرار کا فائدہ دے رہی ہے کہ علم ہر وقت نفع دینے والا ہے

سوال نمبر 4 خبر میں اصل کیا ہے؟

خبر میں اصل یہ ہے کہ خبر یا تو مخاطب کو حکم کا فایدہ دینے کیلئے لائی جائے یا متکلم بھی خبر کو جانتا ہے یہ بتانے کیلئے خبر لائی جائے

سوال نمبر 5 فائدۃ الخبر سے کیا مراد ہے

جواب فائدۃ الخبر یہ ہے کہ مخاطب کو حکم کا فایدہ دینے کیلئے خبر لائی جائے یعنی مخاطب جو بات نہیں جانتا وہ بتانے کیلئے خبر لائی جائے جیسے **حضر الامیر** امیر آگیا

سوال نمبر 6 لازم فائدۃ الخبر سے کیا مراد ہے

جواب لازم فائدۃ الخبر یہ ہے کہ خبر دینے والا بھی خبر کو جانتا ہے یہ بتانے کیلئے خبر لائی جائے جیسے کوئی شخص امتحان میں کامیاب ہو گیا اسکو خبر دینا ماشاءاللہ آپ امتحان میں کامیاب ہوگئے ہیں اب یہاں مخاطب کو خبر دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اس خبر کے زریعے اسکو یہ بتانا مقصود ہے کہ آپ کی کامیابی کی خبر کا علم مجھے بھی ہے یہ لازم فائدۃ الخبر ہے

سوال نمبر 7 خبر اپنی اصل کے علاوہ دیگر کتنے معنی میں استعمال ہوتی ہے

جواب خبر کبھی کبھی ان دو اصلی استعمال (فائدۃ الخبر،لازم فائدۃ الخبر) کے علاوہ دیگر 6 اغراض کیلئے استعمال ہوتی ہے (1) **استرحام** (2) **اظہار ضعف** (3) **اظہار تحسر** (4) **اظہار فرح بمقبل الشماتۃ بمدبر** (5) **اظہار سرور** (6) **توبیخ**

(1) رحم طلب کرنا (2) کمزوری کو ظاہر کرنا (3) حسرت افسوس ظاہر کرنا (4) اچھی چیز کے آنے پر خوشی اور بری چیز کے جانے پر خوشی کرنا (5) خوشی کو ظاہر کرنا (6) ڈانٹنا

خبر فائدۃ الخبر اور لازم فائدۃ الخبر کے علاوہ دیگر ان اغراض کیلئے لائی جاتی ہے اب انکی تفصیل سمجھیں

(1) **استرحام** رحم طلب کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول **رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ** اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں یہ ایک خبر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کو دی اب اس خبر سے نہ تو فائدۃ الخبر مراد ہے اور نہ ہی لازم فائدۃ الخبر مراد ہے[1]

(1) یعنی نہ تو مخاطب (اللہ تعالیٰ) کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جاننے والا ہے اور نہ یہ بتانا مقصود ہے کہ متکلم (حضرت موسیٰ) اس خبر کو جانتے ہیں بلکہ یہاں صرف رحم طلب کرنا مقصود ہے

(2)**اظہار ضعف** یعنی کمزوری کو ظاہر کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا قول **قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ** (عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی) اس مثال میں بھی حضرت زکریا علیہ السلام اللہ پاک کی بارگاہ میں خبر عرض کر رہے ہیں اے اللہ میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اب اس خبر سے نہ تو فائدۃالخبر مراد ہے اور نہ ہی لازم فائدۃالخبر مراد ہے[2]

(3)**اظہار التحسر** افسوس کا اظہار کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کا قول **فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ**(پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب !میں نے تو لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا) اس مثال میں حضرت عمران کی بیوی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ یعنی نانی اللہ پاک کی بارگاہ میں افسوس کرتے ہوئے خبر عرض کر رہی ہیں کہ یااللہ میں نے بیٹی جنی ہے [3] اب اس خبر سے نہ تو فائدۃالخبر مراد ہے اور نہ ہی لازم فائدۃالخبر مراد ہے

(4) **اظہار الفرح بمقبل الشماتۃ بمدبر** کسی چیز کے آنے پر خوشی کرنے کیلئے اور کسی چیز کے جانے پر شماتت کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے یعنی پسندیدہ چیز کے آنے پر اور ناپسندیدہ چیز کے جانے پر خوشی ظاہر کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے ایک شخص دوسرے کو کہے **جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ** (حق آگیا اور باطل چلا) گیا اب اس مثال میں اسلام کے آنے پر خوشی اور شرک کے جانے پر شماتت کو ظاہر کرنا مقصود ہے فائدۃ الخبر یا لازم فائدۃ الخبر مراد نہیں

(5) **اظہار السرور** یعنی خوشی کو ظاہر کرنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے وہ شخص جس کو معلوم ہے کہ آپ نے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اسکو کہنا **اخذت جائزۃ التقدم** میں نے پہلی پوزش حاصل کر لی اب اس مثال میں خوشی کو ظاہر کرنا مقصود ہے فائدۃالخبر یا لازم فائدۃ الخبر مراد نہیں

(6) **توبیخ** یعنی ڈانٹنے کیلئے خبر لائی جاتی ہے جیسے ایک شخص صبح کے وقت ٹھوکر کھا کے گر جائے اسے کہنا **الشمس طالعة** سورج طلوع ہے اب اس مثال میں فقط کرنے والے کو ڈانٹنا مقصود ہے یہاں فائدۃالخبر یا لازم فائدۃ الخبر مراد نہیں

نوٹ

مخبر کا اپنی خبر سے مقصود مخاطب کو فائدہ پہچانا ہوتا ہے اس لئے اسکو چاہئے کہ اتنا کلام کرے جتنی حاجت ہے تاکہ لغو سے بچا جا سکے

سوال نمبر8 خبر میں تاکید ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر کی کتنی قسمیں ہیں

---

(2) یعنی نہ تو مخاطب (اللہ تعالیٰ) کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ہر چیز کو جاننے والا ہے اور نہ یہ بتانا مقصود ہے کہ متکلم (حضرت ذکریا) اس خبر کو جانتے ہیں بلکہ اس سے حضرت ذکریا علیہ السلام اپنی ہڈیوں کے کمزور ہوجانے کو ظاہر کر رہے ہیں

(3) یعنی نہ تو مخاطب (اللہ تعالی) کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ہر چیز کو جاننے والا ہے اور نہ یہ بتانا مقصود ہے کہ متکلم (عمران کی زوجہ) اس خبر کو جانتی ہیں بلکہ اس سے حضرت عمران کی بیوی بیٹے کی ولادت کی خواہش پوری نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کر رہی ہیں

جواب خبر میں تاکید ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں (1)خبر ابتدائی (2) خبر طلبی (3) خبر انکاری

خبر ابتدائی کی تعریف

مخاطب اگر حکم سے خالی الذہن ہو تو اس سے بغیر تاکید کے کلام کیا جائے گا جیسے **اخوک قادم** تیرا بھائی آیا ہوا ہے

خبر طلبی کی تعریف

جب مخاطب حکم میں شک کرنے والا ہو اور حکم کی معرفت چاہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس وقت اس سے تاکید کے ساتھ کلام کرنا مستحسن ہے جیسے ان اخوک قادم بے شک تیرا بھائی آیا ہوا ہے

خبر انکاری کی تعریف

جب مخاطب حکم کا منکر ہو تو ایک یا دو یا انکار کے درجے کے مطابق اس سے تاکید کے ساتھ کلام کرنا واجب ہے یعنی جس درجے کا انکار ہو گا اس درجے کی تاکید لگائی جائے گی

جیسے **ان اخوک قادم** بے شک تیرا بھائی آیا ہوا ہے **ان اخوک لقادم** بے شک تیرا بھائی ضرور آیا ہوا ہے **واللہ ان اخوک لقادم** اللہ کی قسم بے شک تیرا بھائی ضرور آیا ہوا ہے

سوال نمبر9 تاکید کن چیزوں کے ساتھ لائی جاتی ہے

جواب تاکید **اِنّ** اور **اَنّ** لام ابتدا حروف تنبیہ حروف قسم نون تاکید حروف زوائد اور کلمہ کے تکرار اور **قد** اور **اما** شرطیہ کے ساتھ لائی جاتی ہے

الکلام علی الانشاء

سوال نمبر1انشاء کی اقسام اور انکی تعریفات بیان کریں

جواب انشاء کی دو قسمیں ہیں (1)طلبی (2)غیر طلبی

انشاء طلبی کی تعریف

جو ایسے مطلوب کو طلب کرے جو وقت طلب حاصل نہ ہو جیسے اضرب تو مار اس مثال میں مخاطب سے فعل ضرب کو طلب کیا جا رہا ہے اس حال میں کہ فعل وقت طلب حاصل نہیں ہے اگر وقت طلب حاصل ہوتا تو طلب کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی

انشاء غیر طلبی کی تعریف

جو کسی مطلوب کو طلب کرنے کا دعویٰ ہی نہ کرے جیسے بعت میں نے بیچا اشتریت میں نے خریدا اسی طرح افعال مقاربہ اور افعال مدح و ذم وغیرہ ان تمام میں کسی چیز کو طلب نہیں۔ کیا جاتا

سوال نمبر 2 انشاء طلبی کی کتنی اقسام ہیں

جواب انشاء طلبی کی پانچ اقسام ہیں (1) امر (2) نہی (3) استفہام (4) تمنی (5) ندا

سوال نمبر 3 امر کی تعریف

طلب الفعل علی وجہ الاستعلاء علی وجہ الاستعلاء یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی سے فعل کو طلب کرنا

سوال نمبر 4 امر کے کتنے صیغے ہیں مثال کے ساتھ بیان کریں

امر کے چار صیغے ہیں

(1) فعل امر جیسے خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ قوت کے ساتھ کتاب پکڑ لو اس مثال میں خذ فعل امر ہے (2) وہ مضارع کا صیغہ جو لام کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ چاہئے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اس مثال میں لینفق لام امر سے ملا ہوا مضارع کا صیغہ دوسرے الفاظ میں کہیں تو امر غائب ہے (3) اسم فعل بمعنی امر جیسے حی علی الفلاح او فلاح کی طرف اس مثال میں حی اسم فعل بمعنی امر ہے (4) ایسا مصدر جو فعل امر کے قائم مقام ہو جیسے سعیا فی الخیر خیر میں کوشش کرو اس مثال میں سعیا مصدر ہے جو کہ اسم فعل امر کے قائم مقام ہے

سوال نمبر 5 امر اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر کتنے اور کون سے معانی میں استعمال ہوتا ہے

امر کا اصلی معنی وہی ہے جو تعریف میں بیان ہوا یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے کسی سے فعل کو طلب کرنا کبھی کبھی امر کے یہ چار صیغے اپنے اصلی معنی سے نکل کر دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جنکو سیاق کلام اور قرائن احوال سے سمجھا جاتا ہے یعنی کبھی کبھی امر صیغہ ہوتا ہے اس میں طلب الفعل تو ہوتا لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں ہوتا تو اس وقت امر کا صیغہ اپنے اصلی معنی میں استعمال نہیں ہو رہا ہوتا کیونکہ امر کے اصلی معنی میں استعمال ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس میں دونوں چیزیں ہوں طلب الفعل بھی ہو علی وجہ الاستعلاء بھی ہو لہذا جب امر کے صیغے میں طلب الفعل ہو لیکن علی وجہ الاستعلاء نہ ہو تو امر صیغہ ان 12 معنی کیلئے استعمال ہوتا جن کو سیاق و سباق سے احوال کے قرینے سے سمجھا جاتا ہے

وہ 12 معنی یہ ہیں

(1) دعا (2) التماس (3) تمنی (4) ارشاد (5) تھدید (6) تعجیز (7) اھانۃ (8) اباحۃ (9) امتنان (10) تخییر (11) تسویۃ (12) اکرام

تفصیل

(1) دعا کبھی کبھی امر کا صیغہ دعا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ اس مثال میں اوزعنی فعل امر ہے اس میں طلب الفعل ہے لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں ہے بلکہ علی وجہ الدعا ہے

(2) التماس کبھی کبھی امر کا صیغہ التماس ricvast کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے ہم پلہ آدمی کو کہنا **اعطنی الکتاب** تو مجھے کتاب دے اس مثال میں **اعطنی** فعل امر ہے اس میں طلب الفعل تو ہے لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں ہے علی وجہ الالتماس ہے

(3) تمنی کبھی کبھی امر کا صیغہ تمنی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے **أَلا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطويلُ الا انجلي بصبحٍ وما الإصباح منك بأمثل** اے لمبی رات تو صبح کی طرف ڈھل جا اور صبح بھی تجھ سے افضل نہیں ہے اس مثال میں **انجلی** باب انفعال سے **انفطر** کے وزن پر فعل امر ہے اس میں طلب الفعل تو ہے کہ رات کو کہا جا رہا ہے تو ڈھل جا لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں ہے بلکہ فقط تمنی کے طور پر یہ فعل امر لایا گیا

(4) ارشاد کبھی کبھی امر کا صیغہ ارشاد کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے **إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ** جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اس مثال میں **فاکتبوہ** امر ہے اس میں طلب الفعل ہے لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں۔ہے بلکہ بطور ارشاد ہے

(5) تھدید خوف دلانے کیلئے بھی امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ** اس مثال میں **اعملوا** امر ہے

(6) تعجیز کسی کو عاجز کرنے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **يَالَبَكْرُ انشرُوا لی کلیباً يَالَبَكْرُ أَيْنَ أَيْنَ الْفِرَارُ** اس مثال میں **انشرو** امر ہے

(7) اھانۃ کسی کی توھین کرنے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا** اس مثال میں **کونو** امر ہے جو بطور اھانت استعمال ہوا ہے

(8) الاباحۃ کسی چیز کو مباح کرنے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **كُلُوْا وَاشْرَبُوْا** دونو امر کے صیغے ہیں جو بطور اباحت ہیں

(9) الامتنان احسان بتانے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ** اس مثال میں **كُلُوا** امر کا صیغہ بطور امتنان ہے

(10) التخیر کسی کو اختیار دینے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **خذ ھذا او ذاک** اس مثال میں **خذ** امر کا صیغہ بطور تخییر ہے

(11) التسویہ دو چیزوں کے درمیان برابری کو ظاہر کرنے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **فَٱصْبِرُوٓاْ أَوْ لَا تَصْبِرُواْ** اس مثال میں **فاصبروا** امر بطور تسویہ ہے

(12) اکرام یعنی کسی کی عزت و اکرام کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ** اس مثال میں **ادخلوا** امر کا صیغہ بطور اکرام ہے

سوال نمبر 6 نہی کی تعریف کریں

جواب **طلب الکف عن الفعل علی وجہ الاستعلاء** بلندی چاہتے ہوئے فعل کے نہ کرنے کو طلب کرنا جیسے **لا تفسدو** یہ نہی کا اصلی معنی ہے جب نہی کے صیغے میں **طلب الکف** بھی اور **علی وجہ الاستعلاء** بھی ہو تب نہی کا صیغہ اپنے اصلی معنی میں استعمال ہو گا اگر ان میں سے کوئی ایک چیز نہ ہو تو اصلی معنی میں استعمال نہیں ہو گا

سوال نمبر7 نہی کے کتنے صیغے ہیں مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب نہی کا صرف ایک صیغہ ہے ایسا مضارع کا صیغہ جو لا ناھیہ کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے **وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا** اس آیت میں لا تفسدو

سوال نمبر8 نہی کا صیغہ اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر کتنے معانی میں استعمال ہوتا ہے

جواب نہی کا صیغہ اپنے اصلی معنی کے علاوہ چار معنی میں استعمال ہوتا ہے (1) **دعا** (2) **التماس** (3) **تمنی** (4) **تھدید**

وضاحت

(1) **دعا** نہی کا صیغہ دعا کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے **فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ** اس مثال میں **فلا تشمت** نہی کا صیغہ ہے اس میں طلب الکف تو ہے لیکن علی وجہ الاستعلاء نہیں ہے بلکہ بطور دعا ہے

(2) **التماس** التماس کیلئے بھی امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے ہم پلہ شخص کو کہنا **لا تبرح من مکانک حتی ارجع** تو اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاںتک میں آجاؤ اس مثال میں **لا تبرح** نہی کا صیغہ بطور التماس ہے

(3) **تمنی** تمنی کیلئے بھی امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے **يَا لَيْلُ طُلْ يَا نَوْمُ زُلْ يَا صُبْحُ قِفْ لَا تَطْلُعْ** اس شعر میں **لا تطلع** نہی کا صیغہ بطور تمنی ہے

(4) **تھدید** کسی کو خوف دلانے کیلئے ڈرانے دھمکانے کیلئے امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے آقا کا خادم کو کہنا لا تطع امری تو میری بات نہ مان اس مثال میں لا تطع نہی کا صیغہ بطور تھدید ہے

سوال نمبر9 استفہام کی تعریف کریں

جواب **طلب العلم بشیء** کسی شی کے علم کو طلب کرنا

سوال نمبر10 ادواۃ استفہام کتنے اور کون کونسے ہیں اور انکا اصلی معنی کیا ہے

جواب ادواۃ استفہام 10 ہیں (1) **ھل** (2) **ما** (3) **من** (4) **متی** (5) **ایان** (6) **کیف** (7) **این** (8) **انی** (9) **کم** (10) **ای** اور انکا اصلی معنی ہر ایک کا الگ الگ استعمال ہے اور ہر ایک کا اپنا اصلی معنی ہے ہم اسکی تفصیل سوالات کی صورت میں بیان کرتے ہیں

سوال نمبر11 حرف استفہام ہمزہ کس کیلئے آتا ہے

جواب ہمزہ طلب تصور یا طلب تصدیق کیلئے آتا ہے

سوال نمبر12 تصور کی تعریف کریں اور مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب تصور کی تعریف

التصور هو ادراک المفرد مفرد کا ادراک تصور ہے جیسے ایک شخص کو معلوم ہے علی اور خالد میں سے کسی نے سفر کیا ہے لیکن اسکو یہ معلوم نہیں کہ کس نے کیا ہے تو سوال کرے گا **أعلی مسافر ام خالد** علی مسافر ہے یا خالد یہ سوال کر کے وہ مفرد کے ادراک کو طلب کر رہا ہے تو اسکو تعین کے ساتھ مفرد لفظ کے زریعے جواب دیا جائے گا اور کہا جائے گا علی

سوال نمبر13 تصدیق کی تعریف کریں اور مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب تصدیق کی تعریف

التصدیق هو ادراک النسبة نسبت کا ادراک تصدیق ہے جیسے کسی شخص کو پتہ ہی نہیں کہ علی سفر کیا ہے یا نہیں علی کیلئے سفر کی نسبت حاصل ہے یا نہیں تو سوال کرے گا **اسافر علی** کیا علی نے سفر کیا اس سوال سے وہ نسبت کا ادراک کرنا چاہ رہا ہے تو اسکو **نعم** یا **لا** کے ساتھ جواب دیا جائے

سوال نمبر14 **ام متصله** اور **ام منقطعه** کیا ہوتا ہے

جواب تصور میں مسئول عنہ وہ ہوتا ہے جو ہمزہ کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور اسکا ایک معادل ہوتا ہے جسکو ام کے بعد ذکر کیا جاتا ہے اس ام کو **ام متصله** کہتے ہیں اور تصدیق میں مسئول عنہ نسبت ہوتی ہے اور اس نسبت کا کوئی معادل نہیں ہوتا اگر تصدیق میں ام سجائے تو اسے **ام منقطعه** کہتے ہیں

سوال نمبر15 حرف استفہام **هل** کس کیلئے آتا ہے

جواب **هل** صرف طلب تصدیق کیلئے آتا ہے اسی وجہ سے اسکے ساتھ معادل کو ذکر نہیں کیا جاتا جیسے **هل جاء صدیقک** اسکا جواب **نعم** یا **لا** کے ساتھ دیا جائے گا اسی وجہ سے **هل جاء صدیقک ام عدوک** کہنا درست نہیں

سوال نمبر16 **هل بسیطه** اور **هل مرکبه** کیا ہوتا ہے

جواب **هل** کے زریعے اگر فی نفسہ کسی شی کے وجود کے بارے میں سوال کیا جائے تو یہ **هل بسیطه** ہے جیسے **هل عنقاء موجود** کیا عنقاء موجود ہے اور اگر ھل کے زریعے ایک شی کیلئے دوسری کے وجود کے بارے میں سوال کیا جائے تو یہ **هل مرکبه** ہے جیسے **هل تبیض العنقاء و تفرخ** کیا عنقاء انڈے دیتا ہے اور بچے دیتا ہے

سوال نمبر17 حرف استفہام **ما** کس کیلئے آتا ہے

جواب **ما** تین چیزوں کیلئے آتا ہے (1) اسم کی شرح معلوم کرنے کیلئے جیسے **ما العسجد او اللجین** عسجد اور لجین کیا ہیں تو اسکا جواب ہوگا **هو الذهب و الفضة** (2) مسمی کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے **ما الانسان** انسان کیا ہے **هو حیوان ناطق** (3) اور مسمی کا حال مذکور معلوم کرنے کیلئے جیسے کسی آنے والے سے پوچھنا **ما انت** تو کون ؟ عالم یا جاھل

سوال نمبر18 من کس لئے آتا ہے

جواب **من** کے ذریعے ذوی العقول کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **من فتح مصر** مصر کو کس نے فتح کیا تو اسی کا جواب تعیین کے ساتھ دیا جائے گا

سوال نمبر19 متی کس لئے آتا ہے

جواب متی کے زریعے زمانہ ماضی یا زمانہ مستقبل کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **متی جئت** تو کب آیا اور **متی تذھب** تو کب جائے گا

سوال نمبر20 ایان کس لئے آتا ہے

جواب ایان کے زریعے خاص طور پر زمانہ مستقبل کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ**۔ پوچھتا ہے :قیامت کا دن کب ہو گا؟

سوال نمبر21 کیف کس لئے آتا ہے

جواب کیف کے زریعے حال کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **کیف انت** آپ کیسے ہیں

سوال نمبر22 این کس لئے آتا ہے

جواب این کے زریعے مکان کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **این تذھب** تو کہا جا رہا ہے

سوال نمبر23 انی کس لئے آتا ہے

جواب انی تین معنی میں استعمال ہوتا ہے (1) کیف کے معنی میں جیسے **اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا** اللہ پاک اسکو اسکی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا (2) من این کے معنی میں جیسے **يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ** اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ (3) **متی** کے معنی میں جیسے **زر انی شئت** تو زیارت کر جب تو چاہے

سوال نمبر24 کم کس لئے آتا ہے

جواب کم کے زریعے عدد مبہم کی تعیین معلوم کی جاتی ہے جیسے **كَمْ لَبِثْتُمْ** تم کتنی دیر ٹھہرے

سوال نمبر25 ای کس لئے آتا ہے

جواب دو چیزیں کسی حکم میں شریک ہوتی ہیں اور وہ حکم ان دونوں کو عام ہوتا ہے ان میں سے کسی ایک کی تمیز معلوم کرنے کیلئے ای کا استعمال کرتے ہیں جیسے **اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا** فریقین میں سے مقام کے اعتبار سے کونسا فریق بہتر ہے

اس کے علاوہ ای کے زریعے زمانہ مکان حال عدد وغیرہ کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا ہے

سوال نمبر 26 حروف استفہام اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر کتنے اور کونسے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

جواب کبھی کبھی الفاظ استفہام اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر 12 معنی میں استعمال ہوتے ہیں

(1) تسویه (2) نفی (3) انکار (4) امر (5) نهی (6) تشویق (7) تعظیم (8) تحقیر (9) تهکم (10) تعجب (11) تنبیه علی الضلال (12) وعید

تفصیل

(1) التسوية دو چیزوں کے درمیان برابری کو بیان کرنے کیلئے الفاظ استفہام استعمال ہوتے ہیں جیسے ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

(2) **النفي**، کسی حکم سے نفی کرنے کیلئے الفاظ استفہام استعمال ہوتے ہیں جیسے ﴿هَلْ جَزَاءُ الإِحْسَانِ إِلَّا الإِحْسَانُ احسان جزا ہے نہیں ہے مگر احسان اس میں ھل نفی کے معنی میں ہے

(3) الانکار، انکار کیلئے بھی الفاظ استفہام استعمال ہوتے ہیں جیسے ﴿أَغَيْرَ اللهِ تَدْعُونَ﴾ کیا تم اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہو مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کے علاوہ کو نہیں پکارتے ﴿أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو کافی ہے دونوں مثالوں میں ہمزہ بطور انکار استعمال ہوا ہے

(4) **والأمر**، الفاظ استفہام امر کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ اس مثال میں ھل انتھوا کے معنی میں ہے أَأَسْلَمْتُمْ اس مثال میں ہمزہ أسلموا کے معنی میں ہے

(5) **النهي**، الفاظ استفہام نھی کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ کیا تم ان سے ڈرتے ہو اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اس مثال میں أَتَخْشَوْنَهُمْ لاتَخْشَوْنَهُمْ کے معنی ہے یعنی تم ان سے نہ ڈرو

(6) **التشويق**، کسی چیز کا شوق دلانے کیلئے حروف استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے ﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری رہنمائی کروں جو تمہیں درد ناک عذاب سے نجات دے اس آیت میں ھل بطور تشویق استعمال ہوا ہے

(7) **التعظيم**، کسی کی تعظیم کرنے کیلئے الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إلا بإذنه اس آیت میں من بطور تعظیم استعمال ہوا ہے

(8) **والتحقير**، کسی کی تحقیر کرنے کیلئے بھی الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے «أهذا الذي مدحته كثيراً؟ یہ وہ شخص ہے جسکی تم بہت زیادہ تعریف کی اس مثال میں ہمزہ بطور تحقیر ہے

(9) **التهكم**، کسی کا مزاق اڑانے کیلئے بھی الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے أعقلك يسوغ لك أن تفعل كذا؟ کیا تیری عقل تجھے ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے اس مثال میں ہمزہ بطور استہزاء ہے

(10) **والتعجب**، کسی چیز پر تعجب کرنے کیلئے بھی الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ ويمشي في الْأَسْوَاقِ تو انہوں نے کہا یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا بھی اور بازاروں میں چلتا بھی ہے اس آیت میں ما بطور تعجب استعمال ہوا ہے

(11) **التنبیه علی الضلال**، گمراہی پر تنبیہ کرنے کیلئے الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے **فَأَيْنَ تَذْهَبُون** تو تم کہاں جا رہے ہو اس آیت میں این گمراہی پر تنبیہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے

(12) **الوعید** وعید کے لئے الفاظ استفہام کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے **أتفعل کذا وقد أحسنت الیک** تو میرے ساتھ ایسا کرتا ہے حالانکہ میں تیرے ساتھ احسان کیا اس مثال میں ہمزہ بطور وعید ہے

سوال نمبر27 تمنی کی تعریف بیان کریں

جواب ایسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا جس کے حاصل ہونے کی امید نہ ہو اس کے حصول کے محال ہونے کی وجہ سے یا بعید الوقوع کی وجہ سے جیسے

محال کی مثال **أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْماً فَأُخْبِرُهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ** ترجمہ کاش ایک دن جوانی لوٹ آئے تو میں اسکو بتاؤں گا کہ بڑھاپے نے کیا کیا ہے اس مثال میں جس چیز کے حصول کی امید کی جارہی ہے اسکا حصول محال ہے

بعید الوقوع کی مثال تنگ دست کا قول لیت لی الف دینار کاش میرے پاس ایک ہزار دینا ہوتے اس مثال میں جس چیز کے حصول کی امید کی جارہی ہے اسکا حصول بعید الوقوع ہے

سوال نمبر28 ترجی کی تعریف

جواب ایسی پسندیدہ چیز کو طلب کرنا جس کا حاصل ہونا متوقع ہو ترجی کو لعل سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے **لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا** شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ پیدا فرمادے۔

سوال نمبر29 تمنی ترجی میں کیا فرق ہے

جواب تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی میں جس چیز کو طلب کیا جاتا ہے اسکا حصول یا تو محال ہوتا ہے یا بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے

جبکہ ترجی میں جس چیز کو طلب کیا جاتا ہے اسکا حصول متوقع ہوتا ہے یعنی اسکا حاصل ہونا آسان ہوتا ہے

سوال نمبر30 ادواۃ تمنی کتنے ہیں اور انکی کتنی قسمیں ہیں

جواب ادواۃ تمنی چار ہیں اور انکی دو قسمیں ہیں (1)**اصلی** اصلی صرف ایک ہے لیت جیسے **لیت الشباب یعود** کاش جوانی لوٹ آئے (2) **غیر اصلی** غیر اصلی تین ہیں پہلا **ھل** جیسے **فَهَل لَّنَا مِن شَفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا** کاش ہمارے لئے شفاعت کرنے والے ہوتے تو ہماری شفاعت کرتے **دوسرا لو** جیسے **فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِين** کاش ہمارے لئے ایک موقعہ ہوتا تو ہم ضرور مومنین میں سے ہوتے **تیسرا لعل** جیسے **أسربَ الْقَطَا هَلْ مَنْ يُعَيِّرُ جَنَاحَهُ لَعَلِّي إِلَى مَنْ قَدْ هَوَيْتُ أَطِيرُ** اے قطا[4] کے جھنڈ کیا ہے کوئی جو اپنے پر مجھے اپنے پر عاریۃ دے کاش میں اسکی کی طرف جس سے محبت کرتا ہوں اڑ جاؤں

4 قطا پرندے کا نام ہے

سوال نمبر31 ندا کی تعریف

جواب طلب الاقبال بحرف نائب مناب ادعوا توجہ ایسے حرف کے ساتھ کسی کی توجہ طلب کرنا جو ادعوا فعل کے قائم مقام ہو جیسے یا زید

سوال نمبر32 حروف ندا کتنے اور کون کونسے ہیں

جواب حروف ندا آٹھ ہیں یا ، ہمزہ ، ای ، وآ ، أی ، أیا ، ھیا ، وا

سوال نمبر33 کونسے حروف ندا قریب کیلئے اور کونسے بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں

جواب ہمزہ اور اَی قریب کیلئے استعمال ہوتے ہیں اسکے علاوہ باقی تمام بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں

سوال نمبر34 بعید کو قریب اور قریب کو بعید کی منزلت میں اتار کر ندا کرنے کی وضاحت کریں

جواب کبھی کبھی بعید کو قریب کی منزلت میں اتار کر حرف ندا قریب سے ندا کی جاتی ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ جس چیز کو پکارا جا رہا ہے وہ متکلم کے زہن میں شدت کے ساتھ حاضر ہونے کی وجہ سے حاضر کی طرح ہے یعنی وہ دور نہیں قریب ہے جیسے أَسُكَّانَ نَعْمَانَ الْأَرَاكِ تَيَقَّنُوْا بِأَنَّكُمْ فِي رَبْعِ قَلْبِي سُكَّانُ اے نعمان اراک کے رہنے والو تم یقین کرو بے شک تم میرے دل میں رہتے ہو شاعر جس حرف ندا قریب ہمزہ سے ندا کر رہا ہے وہ بہت دور ہیں لیکن شاعر کے دل میں حاضر ہیں اس وجہ سے حرف ندا قریب کا استعمال کیا

کبھی کبھی قریب کو بعید کی منزلت میں اتار کر حرف ندا بعید سے ندا کی جاتی ہے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ منادی جس کو پکارا جا رہا ہے وہ عظیم الشان ہے بلند رتبے والا ہے یا اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ سامع نیند کی وجہ سے غافل ہے جیسے پاس بیٹھے شخص کو کہنا آیا مولای اور ساھی غافل شخص کو کہنا آیا فلان

سوال نمبر35 حروف ندا اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر کتنے معانی میں استعمال ہوتے ہیں

جواب حروف ندا اپنے اصلی معنی کے علاوہ دیگر پانچ معنی میں استعمال ہوتے ہیں

(1) **الاغراء** (2) **الزجر** (3) **التحیر والتضجر** (4) **التحسر و التوجع** (5) **التذکر**

وضاحت

(1) **الاغراء** کسی چیز پر ابھارنے کیلے حروف ندا استعمال ہوتے ہیں جیسے جو شخص اپنے ظلم کی شکایت لے کر آئے اسکو کہنا یا **مظلوم** اے مظلوم اب یہاں اسکی توجہ طلب کرنا مقصود نہیں بلکہ اسکو اس بات پر ابھارنا مقصود ہے کہ وہ اپنے ظلم کی شکایت اچھے انداز میں بیان کر سکے

(2) **الزجر** کسی کو ملامت کرنے کیلئے حروف ندا کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے أَفُؤَادِي مَتَى الْمتابُ أَلَمَّا تَصْحُ وَالشَّيْبُ فَوْقَ رَأْسِي أَلَمَّا اے میرے دل جب توبہ کا وقت قریب جائے تو توبیدار ہو جانا بڑھاپا میرے سر پر قریب آ چکا ہے اس شعر میں دل کی توجہ طلب کرنا مقصود نہیں بلکہ دل کو ملامت کرنا مقصود ہے

(3) **التحير والتضجر** حیرت اور بے قراری ظاہر کرنے کیلئے حروف ندا کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے أیا منازل سلمی أین سلماك اے سلمی کے گھر وتمہاری سلمی کہاں ہے؟ اس مثال میں شاعر کا مقصود گھروں کی توجہ طلب کرنا نہیں بلکہ اپنی بے قراری و حیرت کا اظہار کرنا مقصود ہے

(4) **التحسر و التوجع** افسوس اور درد کا اظہار کرنے کیلئے حروف ندا کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے أَیَا قَبْرَ مَعْنٍ كَیْفَ وَارَیْتَ جُوْدَهُ وَقَدْ كَانَ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ مُتْرَعاً اے معن کی قبر کیسے تو نے اسکی سخاوت کو چھپا دیا حالانکہ خشکی و سمندر اسکی سخاوت سے بھرے ہوئے تھے اس شعر میں شاعر کا مقصود معن کی قبر کی توجہ طلب کرنا نہیں بلکہ معن کے انتقال پر افسوس اور درد کو ظاہر کرنا مقصود ہے

(5) **التذكر** زمانہ ماضی کی یاد کیلئے حروف ندا کو استعمال کیا جاتا ہے جیسے أَیَا مَنْزِلَیْ سَلْمَى سَلَامٌ عَلَیْكُمَا هَلِ الْأَزْمُنُ اللَّاتِي مَضَیْنَ رَوَاجِعُ اے سلمی دونوں گھر وتم دونوں پر سلام کیا جو زمانے گزر گئے وہ لوٹنے والے ہیں؟ اس شعر میں شاعر کا مقصود سلمی کے گھروں کی توجہ طلب کرنا نہیں بلکہ زمانہ ماضی کے واقعات کو یاد کرنا مقصود ہے

سوال نمبر 36 انشاء غیر طلبی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے

جواب انشاء غیر طلبی تعجب، قسم، عقد کے صیغے وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے

سوال نمبر 37 مصنف نے انشاء غیر طلبی کو بیان کیوں نہیں کیا

جواب مصنف نے انشاء غیر طلبی کو اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ انشاء غیر طلبی کی اقسام علم معانی کی بحث میں داخل نہیں ہیں

الباب الثانی فی الذکر والحذف

سوال نمبر 1 لفظ کو کب ذکر کرنا اصل ہے اور کب حذف کرنا اصل ہے

جواب جب سامع (مخاطب) کو حکم کا فائدہ دینا مقصود ہو تو کلام میں جو لفظ حکم کے معنی پر دلالت کرے گا اسکو ذکر کرنا اصل ہے (یعنی آپ جو کہنا چاہ رہے ہیں اس پر جو کلمہ دلالت کرے گا اسکو ذکر کرنا اصل ہے) اور کلام میں سے جو لفظ کلام کے باقی حصے کی دلالت سے سمجھ آجائے اسکو حذف کرنا اصل ہے جیسے ایک طالب علم درجے میں آیا استاد صاحب نے اس سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں اب استاد کے اس سوال میں پائے جانے والے تمام الفاظ کو ذکر کرنا اصل ہے کیونکہ اس میں سے کسی بھی ایک لفظ کے بغیر مخاطب کو حکم کا فایدہ نہیں دے سکتے لہذا تمام کو ذکر کیا گیا اب طالب استاد صاحب کو جواب دے (مکتب سے) اب طالب علم کا اصل کلام یہ ہے کہ (میں مکتب سے آرہا ہوں) لیکن کلام کا یہ والا حصہ (مکتب سے) اس حصے (میں آرہا ہوں) پر دلالت کر رہا ہے اس لئے اسکو حذف کرنا اصل ہے لہذا اسکو حذف کر دیا

سوال نمبر 2 جب ان دونوں اصلوں (ذکر وحذف) کا تعارض ہو جائے تو کیا کیا جائے گا

جب ان دونوں اصلوں کا آپس میں تعارض ہو جائے وہ اس طرح کہ کلام میں ایک کلمے کو ذکر کیا گیا ہو لیکن حال اس کے حذف ہونے کا تقاضہ کر رہا ہو یا کلام میں ایک کلمے کو حذف کیا گیا ہو اور حال اسکو ذکر کرنے کا تقاضہ کر رہا ہو تو ایسا نہیں کیا جائے گا کہ حذف کے تقاضے کو چھوڑ کر ذکر کے تقاضے کو پورا کیا جائے یا پھر ذکر کے تقاضے کو چھوڑ کر حذف کے تقاضے کو پورا کیا جائے مگر کہ داعی کی وجہ سے یعنی ان دونوں (ذکر و حذف) میں سے جسکا داعی ہو گا اسی کے تقاضے کو پورا کیا جائے اگر ذکر کا داعی ہو گا تو ذکر کیا جائے گا اور اگر حذف کا داعی ہو گا تو حذف کیا جائے کیونکہ بغیر داعی کے کسی کے تقاضے کو پورا کریں گے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو کہ درست نہیں

سوال نمبر 3 دواعی ذکر کتنے اور کون کونسے ہیں مثال کے ساتھ ہر ایک کی وضاحت کریں

جواب دواعی الذکر دواعی ذکر چھے ہیں (1) **زیادۃ التقریر و الایضاح** (2) **قلۃ الثقۃ علی القرینہ** (3) **التعریض بغباوۃ السامع** (4) **التسجیل علی السامع** (5) **تعجب** (6) **تعظیم**

(1) **زیادۃ التقریر و الایضاح** تقریر و اور وضاحت کی زیادتی اگر مقصود تو ذکر کیا جاتا ہے اگرچہ حال حذف کرنے کا تقاضہ کر رہا ہو

جیسے أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ھدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے

اب مثال میں پہلا حصہ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ دوسرے حصے وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ پر دلالت کر رہا ہے کیونکہ ظاہر بات ہے جو لوگ اپنے رب کی طرف سے ھدایت پر ہوں گے تو وہ یقینا فلاح پانے والے بھی ہوں گے لہذا اسکو حذف کرنا اصل ہے لیکن یہاں تقریر اور وضاحت کی زیادتی مقصود ہے اس لئے اسکو ذکر کیا گیا

(2) **قلۃ الثقۃ علی القرینہ** قرینے پر اعتماد کا کم ہونا قرینے پر اعتماد کے کم ہونے کی وجہ سے بھی ذکر کیا جاتا ہے تاکہ سامع کو بات سمجھ اجائے

قرینے پر دو طریقے سے اعتماد کم ہوتا ہے پہلا یہ قرینہ میں ضعف پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قرینے پر اعتماد کم ہوتا ہے اور دوسرا سامع کا فہم کمزور ہوتا ہے اس وجہ سے سامع کو قرینے پر اعتماد کم ہوتا ہے

قرینے میں ضعف کی وجہ سے اعتماد کے کم ہونے کی مثال جیسے کسی نے زید کا ذکر کیا پھر کافی دیر خاموش ہو گیا اس کے بعد کہا نعم الصدیق کہ وہ کیا ہی اچھا دوست ہے تو سننے والا بولے گا کہ آپ نے کس کو اچھا کہا ہے کیونکہ زید کے ذکر کے بعد نعم الصدیق کہنے کافی دیر ہو گئی ہے جس کی وجہ سے نعم الصدیق میں پایا جانے والا قرینہ زید پر دلالت نہیں کر رہا تو اسی لئے زید کو کو ذکر کیا جائے گا اور کہا جائے گا زید نعم الصدیق

فہم سامع کے کمزور ہونے کی وجہ سے اعتماد کے کم ہونے کی مثال جیسے زید کسی نے زید کا ذکر کیا پھر اس نے کسی اور کے متعلق بات بھی کی اس کے بعد اس نے کہا نعم الصدیق اگر سامع کا فہم مضبوط ہو گا تو وہ سمجھ جائے گا کہ یہ زید کے بارے میں کہہ رہا ہے لیکن اگر فہم سامع کمزور ہے تو وہ پوچھے گا کہ کون اچھا دوست ہے ؟ اس لئے زید کو ذکر کیا جائے گا اور کہا جائے گا زید نعم الصدیق

(3) التعریض بغباوۃ السامع سامع کی کند ذہنی پر تعریض کرنے کیلئے ذکر کیا جاتا ہے جیسے کوئی کند ذہن آدمی سوال کرے **ماذا قال عمرو** عمرو نے کیا کہا؟ اب اسکا جواب یوں ہونا چاہئے **قال کذا** کیونکہ صرف **قال کذا** کہنے سے سمجھ آرہا ہے کہ یہ عمرو نے کہا ہے لہذا اسکو حذف کرنا اصل ہے لیکن اسکو اس طرح جواب دینگے تو وہ کند ذہن ہونے کی وجہ سے پوچھے گا کس نے کہا؟ تو اس لئے اسکی کند ذہنی پر تعریض کرتے ہوئے اس کے سوال کے جواب میں عمرو کو ذکر کرتے ہوئے کہا جائے گا **عمرو قال کذا**

(4) التسجیل علی السامع سامع پر اقرار کرنا تا کہ وہ اقرار کرنے والا بعد میں انکار نہ کر سکے جیسے ایک شخص قاضی کی عدالت میں بطور گواہ حاضر ہوا اب قاضی نے اس سے سوال کیا **ھل اقر زید بان علیہ کذا** کیا زید نے اقرار کیا ہے کہ اس پر اس طرح کا معاملہ ہے؟ اب قاضی کے اس سوال کے جواب میں اگر گواہ کہے جی ہاں یا جی نہیں تو اسکا جواب درست ہے لیکن اس طرح جواب دینے سے ممکن ہے کہ وہ بعد میں اسکا انکار کر دے اس لئے اس سے اقرار کروایا جائے گا تا کہ بعد میں انکار نہ کر سکے اس لئے قاضی اس سے تمام الفاظ کو ذکر کروائے گا اور وہ گواہ کہے گا **نعم زید ھذا اقرَّ بِاَنَّ علیہ کذا**

(5) تعجب کسی عجیب و غریب بات پر تعجب کرنے کیلئے بھی لفظ کو ذکر کیا جاتا ہے جیسے علی کے ذکر کے بعد کہنا کہ **علی یقاوم الاسد** یہاں صرف یقاوم الاسد کہتے بات تب بھی درست ہوتی لیکن اس میں تعجب نہیں ہوتا بطور تعجب علی کو ذکر کر کے کہا جائے گا **علی یقاوم الاسد**

(6) التعظیم والاھانۃ کسی کی تعظیم یا توہین کرنے کیلئے بھی لفظ کو ذکر کیا جاتا ہے جیسے کسی نے سوال کیا کہ کیا ہمارا قائد آگیا اب اگر قائد اچھا ہے تو جواب دینے والا جواب دے گا **رجع المنصور** کہ ہمارا منصور مدد کیا ہوا قائد آگیا اور اگر قائد برا ہو گا تو جواب دینے والا جواب دے گا **رجع المھزوم** اب یہاں اگر صرف **رجع** کہہ دیں تو بات درست ہو جائے گی لیکن بطور تعظیم **منصور** کو اور بطور توھین **مھزوم** کو ذکر کیا گیا

سوال نمبر 4 دواعی حذف کتنے اور کون کونسے ہیں مثال کے ساتھ ہر ایک کی وضاحت کریں

(1) اخفاء الامر عن غیر المخاطب (2) تاتی الانکار عند الحاجۃ (3) التنبیہ علی تعیین المحذوف (4) اختبار التنبہ السامع او مقدار التنبہ (5) ضیق المقام (6) التعظیم و التحقیر (7) المحافظۃ علی وزن او سجع (8) التعمیم باختصار (10) تنزیل المتعدی منزلۃ الازم

(1) اخفاء الامر عن غیر المخاطب غیر مخاطب سے معاملے کو چھپانے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے ایک درجے میں تین چار طلبہ کرام موجود ہیں لیکن زید نے ان میں سے کسی ایک سے خطاب کیا اور علی کے بارے بات کرتے ہوئے اسکو کہا **اَقبِلَ** کیا وہ آگیا؟ اب یہاں زید کو چاہیے کہ وہ یوں کہے **اَقبِلَ علی** کیا علی آگیا لیکن اس نے علی کو ذکر نہیں کیا تا کہ غیر مخاطب کو پتہ نہ چلے کہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے

(2) تاتی الانکار عند الحاجۃ ضرورت کے وقت انکار کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے ایک مجلس میں زید کا ذکر ہو رہا تھا تو خالد نے زید کا نام لئے بغیر زید کو **لئیم خسیس** کہ وہ کمینہ ہے خبیث ہے کہہ دیا پھر بکر نے زید کو کہا فلان مجلس میں خالد نے اپ کو **لئیم خسیس** کمینہ اور خبیث کہا ہے تو زید نے خالد کو

بلایااور اس سے پوچھاتم نے مجھے ایسا کیوں کہا؟ تو زید نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو تو نہیں کہا تھا میں نے تو کسی کا نام نہیں لیا تھا اب اس مثال میں خالد نے زید کا نام لئے بغیرلئیم خسیس اس لیئے کہا ہے تا کہ اگر بعد میں اسکو انکار کی حاجت پڑے تو انکار کر سکے

(3) التنبیه علی تعیین المحذوف محذوف کی تعیین پر تنبیہ کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے چاہے تعیین حقیقی ہو یا تعیین بطور دعوی ہو

تعین حقیقی پر تنبیہ کی مثال جیسے خالق کل شیئ اس مثال میں اللہ اسم جلالت کو حذف کیا گیا ہے اصل جملہ یہ ہے **الله خالق کل شیئ** یہاں لفظ اللہ کا حذف ہونا متعین ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہر شی کو پیدا کرنے والا اللہ پاک ہے اگر یہاں اسم جلالت لفظ اللہ کو ذکر نہ بھی کیا جائے تب بھی بات سمجھ آجائے گی کہ یہاں اللہ عزوجل کی ذات پاک مراد ہے تو اسی لیے یہاں محذوف کے متعین ہونے پر تنبیہ کرتے ہوئے لفظ اللہ کو حذف کیا

بطور دعوی تعیین پر تنبیہ کی مثال **وھاب الالوف** ہزاروں روپے تحفہ دینے والا یہاں سلطان کا حذف ہونا متعین ہے کیونکہ ہزاروں روپے تحفے میں سلطان ہی دے سکتا ہے اس تعیین پر تنبیہ کرتے ہوئے سلطان کو حذف کیا ہے اصل جملہ یہ ہے **السلطان وھاب الالوف**

(4)اختبار التنبه السامع او مقدار التنبه سامع کی سمجھداری کا امتحان لینے کیلئے یا پھر سامع سمجھداری کی مقدار کو چیک کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے کہ وہ قرینے سے بات سمجھ سکتا ہے یا صراحت کے ساتھ بات کو سمجھے گا جیسے **نورہ مستفاد من نور الشمس** اسکا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے یہاں **قمر** کو حذف کر کے اسکی جگہ ضمیر ذکر کر دی تا کہ سامع کی سمجھداری کا امتحان لیا جاسکے اصل یہ ہے **نور القمر مستفاد من نور الشمس** چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے حاصل ہوتی ہے

(5) ضیق المقام مقام کی تنگی کی وجہ سے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے مقام کی تنگی دو اعتبار ہوتی ہے ایک تو اس وقت جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو بات نہیں کر سکتا اور دوسرا جب کوئی فرصت (اچانک موقع) فوت ہوجانے کا خوف ہو جیسے

بیماری کی مثال **قال لی کیف انت قلت علیل سھر دائم و حزن طویل** اس نے مجھے کہا آپ کیسے ہو میں نے کہا علیل ہوں رات بھر جاگنا ہے اور طویل غم ہے یہاں یوں ہونا چاہئے تھا میں بمار ہوں مجھے پوری رات نہیں آتی مجھے بہت لمبا غم ہے لیکن مقام کی تنگی کی وجہ سے انا ضمیر کو حذف کیا

فرصت کی مثال فرصۃ کے فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے لفظ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے دو شکاریوں نے جنگل میں جال لگایا ہوا ہے اس میں ہرن پھنسنے والی ہے جیسے شکاری نے دیکھا تو اسنے دوسرے کو کہا **غزال** یعنی ہرن کیونکہ اگر وہ پہلے اسکو بلائے اور پھر کہے ہرن جال میں پھنسے والی ہے اتنی دیر میں ہرن بھاگ جائے گی اس لئے اس نے تمام الفاظ کو حذف کیا اور صرف کہا **غزال** ہرن تا کہ ہرن کو پکڑنے کی فرصۃ (موقع) فوت نہ ہو جائے

(6) **التعظیم و التحقیر** کسی تعظیم کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے ایک شخص اپنے پیر و مرشد کا نام نہیں لیتا اور کہتا ہے میں اپنے مرشد کا نام اپنی زبان سے کیسے لوں یعنی وہ اپنی زبان کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ وہ اس سے اپنے پیر مرشد کا نام لے اس لئے وہ اسے حذف کر دیتا ہے

کتاب کی مثال جیسے نجوم السماء یہ اصل میں هم نجوم السماء ہے یہاں هم کو بطور تعظیم حذف کیا گیا ہے

اسی طرح کسی کی تحقیر کرنے کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے

جیسے ایک آدمی اپنے دشمن یا ناپسندیدہ آدمی کا نام نہیں لیتا اور کہتا ہے میں کیسے اس بے وقوف کا نام اپنی زبان سے کیسےلوں یعنی وہ اس شخص کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ وہ اسکا نام اپنی زبان سے ادا کرے

کتاب کی مثال قوم اذا اکلو اخفو حدیثھم ایسی قوم ہے جب کھانی کھاتی ہے تو اپنی آواز کو آہستہ رکھتی ہے یہ اصل میں هم قوم اذا اکلو اخفو حدیثھم ہے پہلے هم کو بطور تحقیر حذف کیا گیا ہے

(7)**المحافظة علی وزن او سجع** وزن شعری کی حفاظت کیلئے اور رعایت سجع کیلئے بھی لفظ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے

وزن شعری کی مثال نحن بماعندنا و انت بماعندک راض والرائ مختلف اب اس شعر میں نحن بما عندنا کے بعد راضون محذوف ہے اگر اسکو ذکر کیا جاتا تو وزن شعر ٹوٹ جاتا اس لئے اسکو حذف کر دیا

رعایت سجع کی مثال مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى اس میں مَا قَلٰى کے بعد ک ضمیر محذوف ہے اگر اسکو ذکر کرتے تو رعایت سجع نہ ہوتی کیونکہ اس پہلے اور بعد کی تمام آیات کے آخر میں الف مقصورہ ہے یہاں اگر مَا قَلٰى کہنے کے بجائے مَا قَلٰىکَ کہتے تو رعایت سجی ختم ہو رہی تھی اس لئے اس ک ضمیر کو حذف کر دیا

(8) **التعمیم باختصار** مختصر کلام کے ساتھ حکم کو عام کرنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے یعنی جب فعل کو ہر اس چیز کے ساتھ معلق کرنا مقصود ہو جس کے ساتھ وہ معلق ہو سکتا ہے تو اس فعل کے مفعول کو حذف کر دیتے ہیں کیونکہ جب مفعول کے متعین ہونے پر کوئی قرینہ نہ ہو تو اسکو حذف کرنے عموم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے واللہ یدعو الی دار السلام

یہ اصل عبارت یوں ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ یہاں جمیع عبادہ مفعول کو حذف کیا تاکہ اختصار کے ساتھ عموم کا فائدہ حاصل ہو جائے اصل عبارت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا جمیع عبادہ اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ

(9) والادب بطور ادب لفظ کو حذف کیا جاتا ہے جیسے **قد طلبنا فلم نجد لک فی السودد والمجد والمکارم مثلا** اس مثال میں طلبنا کے بعد **مثلک** محذوف ہے بطور ادب اسکو حذف کیا گیا ہے کیونکہ کسی پسندیدہ شخص کے منہ پر صراحت کے ساتھ اسکو کہنا کہ ہم نے آپ کی طرح آدمی تلاش کیا مگر ہمیں نہیں ملا یہ بے ادبی میں شمار ہوتا ہے

(10) تنزیل المتعدی منزلۃ الازم فعل متعدی کو فعل لازم کے مرتبے میں اتارنے کیلئے لفظ کو حذف کیا جاتا ہے

یعنی عبارت میں فعل متعدی ہوتا ہے اور اس کے مفعول کا کوئی فایدہ نہیں ہوتا اس کے مفعول سے کوئی غرض نہیں ہوتی اس لئے اس کے مفعول کو حذف کر کے فعل متعدی کو فعل لازم کے درجے میں اتار دیا جاتا ہے

جیسے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اس مثال میں يَعْلَمُوْنَ اور لَا يَعْلَمُوْنَ دونوں فعل متعدی ہیں لیکن ان کے مفعول کا کوئی فایدہ نہیں ہے اس لئے ان کے مفعولوں کو حذف کر کے ان فعلوں کو فعل لازم کے قائم مقام کر دیا

نوٹ

فعل کی اسناد جب فاعل کی طرف ہوگی تو عبارت میں فعل فاعل اور مفعول تینوں ہونگے اگر فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کی جائے تو عبارت سے فاعل حذف ہو جائے گا اس لئے فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرنا فاعل کو حذف کرنا ہے یعنی اگر کوئی فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرے گا تو فاعل کو حذف کرنے والا کہلائے گا دوسرے معنی میں یوں سمجھیں کہ اگر فاعل کو حذف کرنا مقصود ہو تو فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کر دیں

سوال نمبر 5 فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کب کب کی جاتی ہے

1 جب فاعل سے خوف ہو تو فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کی جاتی ہے جیسے زید نے چوری کی اب بکر اگر کہتا ہے سرق زید زید نے چوری کی تو زید بکر کو مارے گا کہ تم نے میرا نام کیوں لیا اس لئے بکر نے فعل کی نسبت نائب الفاعل کی طرف کے فاعل کو حذف کیا اور کہا سرق المتاع

2 جب فاعل پر خوف ہو تو فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کی جاتی ہے جیسے زید نے بکر کی چوری کی اب بکر کو بتاتے ہیں سرق زید کہ آپ کی چوری زید نے کی ہے تو بکر زید کو مارے گا کہ تم نے میری چوری کیوں کی ؟ اس لئے فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کے فاعل کو حذف کیا اور کہا سرق المتاع

3 جب فاعل مجھول ہو پتہ ہی نہ یہ کام کس نے کیا ہے تو فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرتے ہیں جیسے زید صبح اٹھا اور اس نے دیکھا کہ اس کے گھر سے چوری ہوگئی پتہ نہیں کس نے چوری کی اس لئے فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرتے ہوئے اس نے کہا سرق المتاع

4 جب فاعل معلوم ہو اس وقت بھی فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کی جاتی ہے جیسے وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا انسان کو کمزور پیدا کیا گیا یہاں سب کو پتہ ہے کہ ہر چیز کو پیدا کرنے والی ذات اللہ رب العزت کی پاک ذات ہے اس لئے فعل کی اسناد نائب الفاعل کی طرف کرکے فاعل کو حذف کیا اور کہا وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا

الباب الثالث فی التقدیم والتاخیر

سوال نمبر 1 کلام کے کن اجزاء مقدم کریں گے اور کن اجزاء کو مؤخر کریں گے

جواب یہ بات بلکل واضح اور ظاہر ہے کہ ایک کلام کے تمام اجزا کو ایک دفعہ میں نہیں بولا جا سکتا بلکہ کلام کے بعض اجزاء کو مقدم اور بعض کو مؤخر کرنا ضروری ہے اور فی نفسہ بذات خود کوئی بھی لفظ مقدم اور مؤخر ہونے کا تقاضہ نہیں کرتا کیونکہ تمام الفاظ الفاظ ہونے میں برابر ہیں توالفاظ میں سے کسی لفظ کو مقدم کرنے کیلئے وجہ کا ہونا ضروری ہے جسکو مقدم کریں گے تو اس کے مقدم ہونے کی وجہ کا ہوناضروری ہے

سوال نمبر 2 لفظ کو مقدم کرنے کی کتنی وجوھات ہیں مثال کے ساتھ ہر ایک کی وضاحت کریں

جواب لفظ کو مقدم کرنے کی نو وجوھات ہیں

(1) تشویق الی المتاخر (2) تعجیل المسرۃ او المسائۃ (3) کون المتقدم محط الانکار والتعجب (4) سلوک سبیل الترقی (5) مراعات الترتیب الوجودی (6) والنص علی عموم السلب او سلب العموم (7) تقویۃ الحکم (8) التخصیص (9) المحافظۃ علی وزن او سجع

(1) تشویق الی المتاخر مؤخر کی طرف شوق دلانا جب کہ مقدم کلام عجیب و غریب ہونے کی اطلاع دے

یعنی بعض اوقات ایک کلام بولا جاتا ہے جس کے پہلے حصے میں تعجب ہوتا ہےاور دوسرے میں تعجب نہیں ہوتا اب اگر تعجب والا حصہ پہلے بول دیا جائے تو سامع کا اس کلام میں شوق نہیں بڑھے گا اس لئے کلام کے دوسرے حصے کو جس میں تعجب نہیں ہوتا اسکومقدم کرتے ہیں اور تعجب والے مؤخر کرتے ہیں تا کہ اس مؤخر کو سننے کا شوق پیدا ہو جائے

جیسے زید نے اپنے دوست سے پوچھا یہ گاڑی آپ نے کتنے کی لی ہے تو اسکا دوست کہتا ہے میں نے یہ گاڑی 4 لاکھ روپے کی لی ہے تو اس میں کوئی شوق پیدا نہیں ہو رہا زید کا دوست یہی بات اگر دوسرے حصے کو مقدم کر کے اس طرح کہے کہ **میں نے لی ہے** جب وہ یہ جملہ کہے گا تو سامع کے دل میں دوسرے جملے کو سننے کا شوق پیدا ہو جائے گا اب زید کا دوست کہے چار لاکھ روپے کی

کتاب والی مثال جیسے والذی حارت البریۃ فیہ حیوان مستحدث من جماد وہ چیز جس میں مخلوق حیران ہے وہ ایسا حیوان ہے جو بے جان سے پیدا کیا گیا ہے

وضاحت (وہ چیز جس میں مخلوق حیران ہے) جب یہ جملہ کیا گیا تو سامع کا شوق پیدا ہو گیا کہ کس چیز میں مخلوق حیران ہے پھر آگے کہا کہ (وہ ایسا حیوان ہے جو بے جان سے پیدا کیا گیا ہے)

یہی شعر اگر یوں کہا جاتا **والذی حیوان مستحدث من جماد حارت البریة فیه** کہ ایسا حیوان جو بے جان سے پیدا کیا گیا ہے اس میں مخلوق حیران ہے تو اس میں کوئی شوق پیدا نہیں ہوتا

(2) **تعجیل المسرة او المسائة** خوشی اور غم دینے والی خبر میں جلدی کرنا یعنی کسی کو خوشی یا غم کی خبر دینے میں جلدی کرنا

جیسے کسی شخص کے بیٹے کو چوٹ لگ گئی وہ اسکو لیکر ہسپتال گیا ہے ڈاکٹر نے اسکا آپریشن کیا اور باہر آکر اسکے باپ کو کہا کہ **ٹھیک ہے آپ کا بیٹا** اصل جملہ یوں ہونا چاہئے تھا (**آپ کا بیٹا ٹھیک ہے**)لیکن اس نے (**ٹھیک ہے**) کو مقدم کیا اور کہا (**ٹھیک ہے آپ کا بیٹا**) کیونکہ وہ پہلے(**ٹھیک ہے**) بول کر اس کے والد کو جلدی خوشی دینے کا ارادہ کر رہا ہے

اسی طرح آپریشن کے بعد ڈاکٹر نے باہر آکر اسکے والد کو بولا (**نہیں بچ سکتا آپ کا بیٹا**) اصل جملہ یوں ہے کہ (**آپ کا بیٹا نہیں بچ سکتا**) لیکن ڈاکٹر نے (**نہیں بچ سکتا**) کو مقدم کیا اور کہا (**نہیں بچ سکتا آپ کا بیٹا**) کیونکہ وہ بچے کے والد کو جلدی غم دینے کا ارادہ رکھتا ہے اس لئے غم والی بات کو اس نے مقدم کیا

کتاب کی مثال العفو عنک صدر به الامر تیری معافی کا حکم دیا ہے قاضی نے یہ جملہ اصل میں یوں ہے صدر حکم **عفو عنک** قاضی نے تیری معافی کا حکم دیا ہے یہاں **العفو عنک** تیری معافی کا حکم کو مقدم کیا جلدی خوشی دینے کیلئے

اسی طرح القصاص حکم به القاضی قصاص کا حکم دیا ہے قاضی نے یہ اصل میں یوں ہے **حکم القاضی القصاص** کہ قاضی نے قصاص کا حکم دیا ہے یہاں **القصاص** کو مقدم کیا جلدی غم دینے کیلئے

(3)**کون المتقدم محط الانکار والتعجب** مقدم کا انکار اور تعجب کی جگہ میں واقع ہونا

جیسے ایک تجربے کار آدمی کسی خوبصورتی کو دیکھ کر دھوکہ کھا بیٹھے تو اسکو کہنا ءَ **بعد طول التجربة تنخدع بهذ الزخارف** اتنے لمبے تجربے کے بعد بھی تو اس خوبصورتی کی وجہ دھوکہ کھا بیٹھا ہے ؟ یہاں اصل میں یوں ہے ءَ **تنخدع بهذ الزخارف بعد طول التجربة** کہ تو اس خوبصورتی سے دھوکہ کھا بیٹھا ہے اتنے لمبے تجربے کے بعد لیکن اس سے انکار اور تعجب پیدا نہیں ہو رہا تھا تو **بعد طول التجربة** (اتنے لمبے تجربے کے بعد بھی) کو مقدم کیا تو یہ ہو گیا ءَ **بعد طول التجربة تنخدع بهذ الزخارف** اتنے لمبے تجربے کے بعد بھی تو اس خوبصورتی کی وجہ دھوکہ کھا بیٹھا ہے تو اس سے انکار اور تعجب دونوں پیدا ہو گئے تعجب تو ظاہر ہے انکار اس طرح کہ اس کلام سے یہ مطلب بھی سمجھ ارہا ہے کہ آپ اتنے لمبے تجربے کے بعد اس طرح دھوکہ نہیں کھا سکتے

(4) **سلوک سبیل الترقی** ترقی کا راستہ چلنا یعنی پہلے عام کو لانا پھر خاص کو لانا کیونکہ عام خاص کے تحت داخل ہوتا ہے تو اگر پہلے خاص کو لائیں گے بعد میں عام کو لائیں گے تو عام کو لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اسی لئے عام کو خاص پر مقدم کرتے ہیں تاکہ عام کو ذکر کرنے فائدہ ہو مثال جیسے هذا الکلام صحیح فصیح بلیغ

اس مثال میں اگر یوں کہاجاتا **هذا الكلام فصيح بليغ صحيح** تو **فصيح بليغ** کے بعد **صحيح** کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ جو کلام **فصيح بليغ** ہوتا ہے وہ **صحيح** بھی ہوتا اس لئے **صحيح** کو مقدم کیا اور کہا **هذا الكلام صحيح فصيح بليغ**

اسی طرح اگر یوں کہا جاتا **هذا الكلام بليغ فصيح صحيح** تو **بليغ** کے بعد **فصيح صحيح** کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ جو کلام **بليغ** ہوتا ہے وہ **صحيح** اور **فصيح** بھی ہوتا ہے اس لئے **صحيح فصيح** کو **بليغ** پر مقدم کیا گیا

(5) **مراعات الترتيب الوجودي** ترتیب وجودی کی رعایت کرنا یعنی لفظ کو اس لئے مقدم کیا جاتا ہے کہ وہ وجود کے اعتبار سے مقدم ہوتا ہے جیسے **لاتأخذه سنةولانوم** اسکو نہیں آتی اونگھ اور نیند یہاں **سنة** اس لئے مقدم ہے کیونکہ یہ وجود میں بھی مقدم ہے وہ اس طرح کہ پہلے اونگھ آتی ہے اس کے بعد نیند آتی ہے

(6) **النص على عموم السلب او سلب العموم** عموم سلب یا سلب عموم پر نص کرنا

نص على عموم سلب جب عموم سلب یعنی کسی حکم کی نفی کو عام کرنا مقصود ہو تو اداۃ عموم کو اداۃ نفی پر مقدم کیا جائے گا

جیسے **یہ کام کسی نے بھی نہیں کیا** اس مثال میں **(کسی نے بھی)** اداۃ عموم ہیں اور **(نہیں)** اداۃ نفی ہے جب اداۃ عموم کو اداۃ نفی پر مقدم کیا تو عموم سلب ہو گیا یعنی نفی عام ہو گئی کہ یہ کام کسی انسان نے بھی نہیں کیا

کتاب کی مثال **كل ذالک لم يكن** اس مثال میں **كل** اداۃ عموم ہے اور **لم** اداۃ نفی ہے جب اداۃ عموم کو اداۃ نفی پر مقدم کیا تو عموم سلب ہو گیا **كل ذالک لم يكن** یعنی کوئی شی نہیں ہوئی

نص على سلب عموم اور جب سلب عموم یعنی عموم کو ختم کرنا مقصود ہو تو اداۃ نفی کو اداۃ عموم پر مقدم کیا جائے گا

جیسے **نہیں کیا یہ کام کسی نے** اس میں مثال میں **(نہیں)** اداۃ نفی ہے اور **(کسی نے)** اداۃ تعمیم ہے جب اداۃ نفی کو اداۃ عموم پر مقدم کیا تو سلب عموم یعنی عموم کی نفی ہوگئی مطلب یہ ہوگیا کہ نہیں کیا یہ کام کسی نے یعنی کسی ایک نے نہیں کیا بعض نے کیا ہے یا پھر کسی نے بھی نہیں کیا دونوں احتمال ہیں

(7) **تقوية الحكم** حکم کو تقویۃ دینا یعنی حکم کو مظبوط کرنا مقصود ہو تو لفظ کو مقدم کیا جاتا ہے اور یہ اس وقت ہو گا جب ایک کلمہ مبتدا ہو اور اسکی خبر فعل ہو کیونکہ ایسی صورت میں تکرار اسناد ہو گا اور تکرار اسناد کی وجہ سے حکم کو تقویۃ ملے گی جیسے **الهلال ظهر** هلال ظاہر کو گیا اب مثال **الهلال** کو مقدم کیا حکم کو تقویۃ دینے کی وجہ سے وہ اس طرح کہ **الهلال** مبتدا ہے اور **ظهر** فعل فاعل ملکر اسکی خبر تو **الهلال** کی ایک اسناد مبتدا اور خبر ہونے اعتبار سے ہوگئی اور **ظهر** میں **هو** ضمیر فاعل نکلے گی جو **الهلال** کی طرف لوٹے گی تو **الهلال** کی **ظهر** کے ساتھ **هو** ضمیر کے ساتھ دوسری اسناد بھی ہو گئ تو اس تکرار اسناد (دو مرتبہ اسناد) کی وجہ سے حکم قوی ہو گیا

(8) **التخصيص** یعنی کسی چیز کو خاص کرنے کیلئے لفظ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے **ما انا قلت** اور **اياک نعبد** ہم تیری ہیں عبادت کرتے ہیں اگر یہ **نعبد اياک** ہو تا تو تخصیص نہیں ہوتی اس میں یہ احتمال ہوتا کہ ہم تیری عبادت بھی کرتے ہیں اور تیرے علاوہ کی عبادت بھی کرتے ہیں لیکن جب **اياک** کو مقدم کیا تو **اياک نعبد** کا مطلب یہ ہو گیا کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں کسی اور کی نہیں کرتے غیر کا احتمال ختم ہو گیا

(9) محافظة علی وزن او سجع وزن شعری کی حفاظت کیلئے اور رعایت سجع کیلئے لفظ کو مقدم کیا جاتا ہے جیسے

وزن شعری کی مثال اذا نطق السفیه فلا تجبه فخیر من اجابته السکوت جب بے وقوف تجھ سے بات کرے تو تو اسکو جواب نہ دے بہتر ہے اسکو جواب دینے سے خاموشی

اس مثال میں فخیر من اجابته السکوت کو فالسکوت خیر من اجابته ہونا چاہئے تھا لیکن اس طرح وزن شعر ٹوٹ جاتا تو وزن شعر کو برقرار رکھنے کیلئے فخیر من اجابته کو مقدم کیاتو یہ ہوگیافخیر من اجابته السکوت

رعایت سجع کی مثال ﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴾ [الحاقة: ۳۲ ۳۰]

اصل عبارت یوں ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ صَلُّوْهُ الْجَحِيْمَ ثُمَّ فَاسْلُكُوْهُ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

اس مثال میں الْجَحِيْمَ کو صَلُّوْهُ پر مقدم کیا اور فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا کو فَاسْلُكُوْهُ پر مقدم کیا رعایت سجع کی وجہ سے

اعتراض مصنف نے دواعی التاخر مؤخر کرنے کی وجوہات کو خاص طور پر کیوں بیان نہیں کیا

جواب مصنف نے لفظ کو مؤخر کرنے وجوہات کو خاص طور پر اس لئے نہیں بیان کیا کیونکہ جب جملے کا ایک رکن مقدم ہو گا تو دوسرا لازمی طور پر مؤخر ہو گا تو جو ایک رکن کو مقدم کرنے کی وجوہات دواعی ہیں وہی دوسرے رکن کو مؤخر کرنے کی وجوہات ہیں

آپ کی نیک دعاؤں کا طلب گار مدرس جامعۃ المدینہ الرازق مسجد صائمہ عربین ولاز الیاس محمود رضوی مدنی 1:08 AM 27/07/2023 شب جمعرات

الباب الرابع فی التعریف والتنکیر

(معرفه)

سوال نمبر 1 مقام تعریف اور مقام تنکیر کب ہو گا

جواب جب معین چیز کے ساتھ مخاطب کو کلام کا ربط سمجھانا مقصود ہو تو یہ مقام تعریف ہے اور جب معین چیز کے ساتھ مخاطب کو کلام کا ربط سمجھانا مقصود نہ ہو تو یہ مقام تنکیر ہے

سوال نمبر 2 معرفہ کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں

جواب معرفہ کی سات قسمیں ہیں (1) اسم ضمیر (2) اسم علم (3) اسم اشارہ (4) اسم موصول (5) المحلی بـ ال الف لام سے آراستہ یعنی معرف بلام (6) مضاف (7) منادی

(1) اسم ضمیر

سوال نمبر 3 کلام میں ضمیر کیوں لائی جاتی ہے

جواب جب کلام میں اختصار کے ساتھ متکلم مخاطب یا غیبۃ کا معنی مقصود ہو تو کلام میں ضمیر لائی جاتی ہے جیسے انا رجوتک فی ھذا الامر و انت وعد تنی بانجازہ

سوال نمبر4 خطاب میں اصل کیا ہے

جواب خطاب میں اصل یہ ہے کہ خطاب ایسے شخص سے کیا جائے جو سامنے موجود ہو اور معین ہو جیسے **ما اسمک**

کبھی کبھی ایسے شخص سے بھی خطاب کیا جاتا ہے جو سامنے موجود نہیں ہوتا بلکہ متکلم کے دل میں ہوتا ہے جیسے **ایاک نعبد**

جب خطاب کو ہر اس شخص کیلئے عام کرنا مقصود ہو جو اس خطاب میں شامل ہو سکتا ہو تو اس وقت غیر معین سے بھی خطاب کیا جاتا ہے تاکہ ہر اس شخص کو خطاب ہو جائے جس کیلئے یہ خطاب ممکن ہے جیسے **اللئیم من اذا احسنت الیہ اساء الیک** کمینہ ہے وہ شخص جس کے ساتھ تو اچھا سلوک کرے لیکن وہ تیرے ساتھ برا سلوک کرے اب یہ خطاب عام ہے ہر اس شخص کو جو کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے

(2)اسم علم

سوال نمبر5 علم میں اصل کیا ہے یعنی علم کو کیوں لایا جاتا ہے

جواب علم میں اصل یہ ہے کہ علم کی زات کو سامع کے زہن میں اسم خاص کے ساتھ مستحضر کرنے کیلئے علم لایا جاتا ہے جیسے **اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ** ؕ اور جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کررہے تھے، اس آیت میں ابراھیم اور اسماعیل علم ہیں اس کے ذریعے ابراھیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی زات کو سامع کے ذہن میں مستحضر کیا گیا

سوال نمبر6 علم کی اغراض اخری کتنی اور کونسی ہیں مثال کے ساتھ بیان کریں

جواب علم کی اغراض اخری تین ہیں (1) **تعظیم** (2) **اھانۃ** (3) **کنایۃ عن معنی**

(1) **تعظیم** بطور تعظیم علم کو لایا جاتا ہے اس وقت جب علم تعظیما ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسے **رکب سیف الدولۃ**

(2) **اھانۃ** بطور توہین بھی علم کو لایا جاتا ہے اس وقت جب علم بطور توہین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو جیسے **ذھب صخر**

(3) **کنایۃ عن معنی** جب علم کسی چیز سے کنایہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو تو علم بطور کنایہ بھی لایا جاتا ہے جیسے **تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ** ابی لھب جہنمی ہونے سے کنایہ ہے

(3) اسم اشارہ

سوال نمبر7 اسم اشارہ میں اصل کیا ہے اسم اشارہ کب لایا جاتا ہے

جواب اسم اشارہ میں اصل یہ ہے کہ جب اسم اشارہ کے معنی کو حاضر کرنے کا کوئی طریقہ متعین ہو جائے تو اسم اشارہ کو لایا جاتا ہے جیسے ہم کسی چیز کا نام اور وصف نہیں جانتے اور اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں **بعنی هذا** یہ مجھے بیچ دے

سوال نمبر8 اسم اشارہ اغراض اخری کیلئے کب استعمال ہوتا ہے اور اسم اشارہ کی اغراض اخری کتنی ہیں

جواب جب اسم اشارہ کے معنی کو حاضر کرنے کا کوئی طریقہ متعین نہ ہو تو اسم اشارہ اغراض اخری کیلئے ہوتا ہے اور اسم اشارہ کی اغراض اخری پانچ ہیں

(1) اظهار استغراب (2) كمال العناية (3) بيان حاله في القرب و البعد (4) **تعظيم** (5)**تحقير**

(1) اظهار استغراب کسی چیز پر حیرت کو ظاہر کرنے کیلئے اسم اشارہ لایا جاتا ہے جیسے

كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ أَعْيَتْ مَذَاهِبُهُ وَجَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوقاً هَذَا الَّذِي تَرَكَ الْأَوْهَامَ حَائِرَةً وَصَيَّرَ الْعَالِمَ النِّحْرِيرَ زِنديقا

کتنے عاقل ایسے عاقل ہیں کہ انکو انکے طرق معاش نے عاجز کر دیا اور کتنے جاہل ایسے جاہل ہیں تو انکو رزق دیا ہوا پائے گا یہ وہ چیز ہے جس نے خیالوں کو حیران کر دیا اور مضبوط عالم کو زندیق بنادیا اس میں ھذا اسم اشارہ حیرت ظاہر کرنے کیلئے ہے

(2) كمال العناية اسم اشارہ کو انتہاء درجے کی عنایت کیلئے لایا جاتا ہے جیسے هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ البَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ وَالبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ شخص ہے جسکے روندنے کو وادی بطحا جانتی ہے بیت اللہ اور حل اور حرم بھی اسکو جانتے ہیں یہاں اسم اشارہ ھذا كمال عناية کیلئے ہے

(3) بيان حاله في القرب و البعد کسی چیز کے قریب یا دور ہونے کی حالت کو بیان کرنے کیلئے اسم اشارہ لایا جاتا ہے جیسے **هذا يوسف** یہ یوسف ہے **و ذاک اخوه** اور وہ اس کا بھائی ہے ھذا قریب

(4) تعظيم کسی کی تعظیم کرنے کیلئے اسم اشارہ کو لایا جاتا ہے جیسے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ اس آیت میں ھذا بطور تعظیم ہے اسی طرح ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ اس میں ذالک بطور تعظیم ہے

(5) تحقير کسی کی تحقیر کرنے کیلئے اسم اشارہ لایا جاتا ہے جیسے بعض اوقات ہم کہتے ہیں ارے یہ وہ آدمی ہے جس کی تم تعریف کر رہے تھے ؟ یہاں یہ اسم اشارہ ہے جو بطور تحقیر ہے اسی طرح اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں یہ کفار نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تحقیر کرتے ہوئے کہا تھا یہ وہ ہیں جو تمہارے خداؤں کو برا کہتے ہیں اس میں **هذا** بطور تحقیر ہے

اسی طرح فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ اس میں ذلک بطور تحقیر ہے

(4) اسم موصول

سوال نمبر 9 اسم موصول میں اصل کیا ہے اسم موصول کو کب لایا جاتا ہے

جواب اسم موصول میں اصل یہ ہے کہ جب اسم موصول کے معنی کو حاضر کرنے کا کوئی طریقہ متعین ہو جائے تو اس وقت اسم موصول کو لایا جائے گا جیسے ہم کسی کا نام نہیں جانتے تو اس کے بارے میں کہتے ہیں **الذی کان معنا امس مسافر** وہ شخص جو کل ہمارے ساتھ مسافر تھا

سوال نمبر10 اسم موصول کو اعراض اخری کیلئے کب لایا جائے گا اور اسم موصول کی اغراض اخری کتنی ہیں

جواب جب اسم موصول کے معنی کو حاضر کرنے کا کوئی طریقہ متعین نہ ہو تو اس وقت اسم موصول اغراض اخری کیلئے ہوگا اور اسم موصول کی اغراض اخری چھے ہیں

(1) **تعلیل** (2) **اخفاء الامر عن غیر المخاطب** (3) **التنبیه علی الخطا** (4) **تفخیم شان المحکوم به** (5) **تھویل** (6) **تھکم**

(1) تعلیل کسی چیز کی علت بیان کرنے کیلئے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے **اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا**

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں

اس آیت میں الذین اسم موصول ہے لوگوں کو جنت فردوس کیوں ملی اسکی علت بیان کر رہا ہے

(2) اخفاء الامر عن غیر المخاطب غیر مخاطب سے بات کو چھپانے کیلئے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے **وَأَخَذْتُ مَا جَادَ الْأَمِيرُ به وقَضَيْتُ حَاجَاتِي كَمَا أَهْوَى** میں نے وہ لے لیا جسکے کے ساتھ امید نے سخاوت کی اور میں نے اپنی ضروریات کو پورا کیا جیسے میں چاہتا ہوں

اس شعر میں **ما** موصولہ ہے امیر نے جس چیز سے سخاوت کی ہے غیر مخاطب سے اسکو چھپاتے ہوئے ما موصولہ لائے

(3) التنبیه علی الخطاء کسی کی خطاء پر تنبیہ کرنے کیلئے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے **إن الذين تُرَوْنَهُمْ إِخْوَانَكُمْ يَشفِي غليْلَ صُدُورِهِمْ أَنْ تُصْرَعُوا**

بے شک وہ لوگ جنکو تم اپنا بھائی گمان کرتے ہو انکے سینوں کا غصہ شفاء پاتا ہے تمہارے ھلاک ہونے سے

اس مثال میں الذین تنبیہ کرنے کیلئے ہے کہ جنکو تم اپنا بھائی سمجھے ہو وہ تمہارے بھائی نہیں دشمن ہیں

(4) تفخیم شأن المحکوم به محکوم بہ کی شان بڑھانے کیلئے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے **إنَّ الَّذِي سَمَكَ السَّمَاءَ بَنَى لَنَا بَيْتًا دَعَائِمُهُ أَعَزُّ وَأَطْوَلُ** بے شک جس نے آسمان بنایا اسی نے ہمارے لئے ایسا گھر بنایا جس کے ستون بہت زیادہ عزت والے اور لمبے ہیں اس مثال میں الذین محکوم بہ کی شان بڑھانے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے

اسی طرح ہماری اردو میں اس طرح کی مثالیں دی جاتی ہیں جیسے یہ گھر پتہ کس نے بنایا ہے ؟ یہ گھر اس نے بنایا ہے جس نے فیضان مدینہ بنایا ہے

(5) تھویل تعظیما او تحقیرا بطور تعظیم یا بطور تحقیر کسی خوف دینے والی چیز کو بیان کرنے کیلئے اسم موصول کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے **تعظیما** **فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ**

انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا انہیں ڈھانپ لیا اور **تحقیرا** جیسے جو شخص حال کی حقیقت کو نہیں جانتا اسکے بارے میں کہنا **قال ما قال**

(6) تھکم کسی کا مزاق اڑانے کیلئے اسم موصول لایا جاتا ہے جیسے **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ** اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون ہو، مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاق اڑاتے ہو یہ کہا اس آیت میں الذی اسم موصول بطور **تھکم** بطور مزاق لے کر آئے

(5) **المحلی بـ ال معرف بلام**

سوال نمبر11 الف کی کتنی قسمیں ہیں

جواب الف لام کی تین قسمیں ہیں (1) جنسی (2) عھدی (3) استغراقی

سوال نمبر12 الف لام جنسی کو کب لایا جاتا ہے

جب جنس کو حکایت کرنا مقصود ہو تو الف لام جنسی لیکر آتے ہیں جیسے **الانسان حیوان ناطق**

سوال نمبر13 الف لام عھدی کو کب لاتے ہیں اور الف لام عھدی کی کتنی صورتیں ہیں

جواب جب جنس کے افراد میں سے معھود کو بیان کرنا مقصود ہو تو الف لام عھدی لاتے ہیں

معھود کی تین صورتیں ہیں

پہلی صورت جس پر الف لام داخل ہوا ہو اسکا ذکر پہلے عبادت میں ہو چکا ہو جیسے **كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا** (15) **فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا** (16) اس آیت میں الرسول پر الف لام ہے اور یہی رسول پہلے عبارت میں موجود ہے

دوسری صورت جس پر الف لام داخل ہو وہ بذات خود خارج میں موجود ہو جیسے **اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ** آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اس میں **الیوم** خود خارج میں موجود ہے

تیسری صورت جس کلمے پر الف لام داخل ہو سامع اسکو پہلے سے جانتا ہو جیسے **اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ** جب انہوں نے آپ سے درخت کے نیچے بیعت کی اس آیت میں **شجر** سے کونسا **شجر** مراد ہے سامع اس کو جانتا ہے

سوال نمبر14 الف لام استغراقی کو کب لاتے

جب جنس کے تمام افراد کو حکایت کرنا مقصود ہو تو الف لام جنسی لاتے ہیں جیسے **اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ** بے شک انسان ضرور خسارے میں ہے

نوٹ

کبھی کبھی الف لام سے جنس کے تمام افراد میں سے کسی بھی ایک غیر معین طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے **وَلَقَدْ أَمُرُّ عَلَى اللَّئِيمِ يَسُبُّنِي فَمَضَيْتُ ثَمَّةَ قُلْتُ لَا يَعْنِيْنِي** تحقیق میں ایسے کمینے کے پاس سے گزرا جو مجھے گالی دے رہا تھا تو میں دور سے گزر گیا میں نے کہا وہ مجھے مراد نہیں لے رہا

سوال نمبر 15 جب معرف بلام خبر واقع ہو تو کیا فائدہ ہو گا؟

جب معرف بلام خبر واقع ہو تو قصر کا فایدہ ہو تا ہے جیسے **هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْد**۔اور وہی بہت بخشنے والاہے،نہایت محبت فرمانے والا ہے

(6) مضاف

سوال نمبر 16 مضاف(اضافت نکرہ الی المعرفۃ) میں اصل کیاہے اور اسکو کب لایاجائے گا

جواب جب سامع کے ذہن میں اضافت نکرہ الی معرفہ کا معنی حاضر کرنے کیلئے کوئی طریقہ متعین ہو جائے اس وقت اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے یعنی جب سامع کے ذہن میں معین شی کو حاضر کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کا طریقہ متعین یا ہو جائے اس وقت نکرہ کو معرفہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے جیسے **کتاب سیبویہ** سیبویہ کی کتاب **سفینۃ نوح علیہ السلام** حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

ان مثالوں میں کتاب اور سفینہ نکرہ ہیں معلوم نہیں کس کی کتاب اور کس کی کشتی ؟ ہم نے سامع کے ذہن میں انکو معین کر کے حاضر کرنا ہے اور یہ اضافت کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے اس لئے اضافت کا طریقہ متعین ہو گیا تو اضافت کرتے ہوئے کہا گیا **کتاب سیبویہ** اور **سفینۃ نوح**

سوال نمبر 17 مضاف اغراض اخری کیلئے کب ہو گا اور مضاف کی اغراض اخری کتنی ہیں

جب سامع کے ذہن میں کسی معین شی کو حاضر کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کا کوئی طریقہ متعین نہ ہو تو اس وقت اضافت نکرہ الی المعرفہ اعراض اخری کیلئے لائی جاتی ہے اور یہ اغراض 5 ہیں

(1) **تعذر تعداد** (2)**خروج من تبعة تقديم** (3)**والتعظيم** (4)**والتحقير** (5)**والاختصار**

تفصیل

(1)**تعذر التعداد او تعسرہ** تعداد کا متعذر ہونا یا مشکل ہونا یعنی جب کسی چیز کی تعداد کو بیان کرنا متعذر ہو یا مشکل ہو تو اس وقت نکرہ کو معرفہ کی طرف مضاف کیا جاتا ہے جیسے **اجمع اهل الحق علی کذا** اہل حق نے اس پر اجماع کیا اب اس مثال میں **اهل** مضاف ہے اور **الحق** مضاف الیہ ہے اہل حق کی تعدا کو بیان کرنا متعذر ہے اس لئے یہ اضافت کی گئی

(2) **والخروج من تبعة تقديم البعض علی بعض** بعض کو بعض پر مقدم کرنے کے نتیجے سے نکلنے کیلئے ،بعض کو بعض پر مقدم کرنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس سے بچنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے

یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جگہ پر چند معزز لوگ تشریف لاتے ہیں اب اگر سب کے نام لیکر تعارف کروایا جائے تو جس کا نام بعد میں آخر میں آئے گا تو وہ اپنی توہین سمجھے گا اور کہے گا کہ میرا نام آخر میں کیوں لیا ہے میری کوئی اہمیت نہیں ہے ؟ تو اس بات سے بچنے کیلئے کسی کا نام نہیں لیا

جاتا بلکہ آئے ہوئے لوگوں کی ان کے شہر کی طرف اضافت کر کے بات کی جاتی ہے جیسے ہم کراچی کے نعت خواں یا کراچی کے علماء تشریف لائے اور **حضر امراء الجند** جند کے حکمران آئے

(3) تعظیم یعنی عظمت بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لانا ، کبھی مضاف کی عظمت اور کبھی مضاف الیہ کی عظمت اور کبھی ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے

مضاف کی عظمت مضاف کی عظمت بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **کتاب السلطان حضر** بادشاہ کا خط آگیا اس مثال میں کتاب مضاف ہے اور سلطان مضاف الیہ یہ اضافت کتاب یعنی خط کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے کی گئی یعنی سلطان کا خط ہے کسی عام آدمی کا نہیں ہے

مضاف الیہ کی عظمت مضاف الیہ کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **ھذا خادمی** یہ میرا خادم ہے اس مثال میں خادم مضاف ہے اور ی مضاف الیہ یہ کلام کہنے والا متکلم اپنی عظمت کو بیان کر رہا ہے کہ جناب میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں بلکہ میں خادموں والا ہوں یہ میرا خادم ہے

اسی طرح جیسے بعض لوگ کہتے ہیں اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ میری گاڑی ہے کسی عہدے دار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ میرا بھائی یا کسی عالم دین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ میرا بھائی ہے ان تمام مثالوں میں مضاف الیہ کی تعظیم ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے علاوہ کی عظمت کبھی کبھی مضاف الیہ اور مضاف کے علاوہ کسی اور کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **اخو الوزیر عندی** وزیر کا بھائی میرے پاس ہے اس مثال میں **اخو** مضاف ہے اور **الوزیر** مضاف الیہ ہے یہ دونوں پہلے سے عظمت والے ہیں لیکن یہ اضافت عندی کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے کی گئی کہ میں اس وقت اتنا طاقت والا ہوں کہ وزیر کا بھائی بھی میرے پاس ہے

(4) **تحقیر** یعنی تحقیر بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لانا، کبھی مضاف کی تحقیر اور کبھی مضاف الیہ کی تحقیر اور کبھی ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی تحقیر کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے

مضاف کی تحقیر مضاف کی تحقیر بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **ھذا ابن اللص** یہ چور کا بیٹا ہے اس مثال میں **ابن** مضاف ہے اور **اللص** مضاف الیہ یہ اضافت ابن یعنی بیٹے کی تحقیر کو بیان کرنے کیلئے کی گئی یعنی یہ شخص چور کا بیٹا ہے

مضاف الیہ کی تحقیر مضاف الیہ کی تحقیر کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **اللص رفیق ھذا** چور اسکا ساتھی ہے اس مثال میں **رفیق** مضاف ہے اور **ھذا** مضاف الیہ اس مثال میں **ھذا** مضاف الیہ کی تحقیر کی بیان کی جارہی ہے یعنی یہ شخص چور کا ساتھی ہے کسی کو چور کا ساتھی کہنا اسکی تحقیر بیان کرنا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے علاوہ کی تحقیر کبھی کبھی مضاف الیہ اور مضاف کے علاوہ کسی اور کی تحقیر کو بیان کرنے کیلئے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے **اخو اللص عند عمرو** چور کا بھائی عمرو کے پاس ہے اس مثال میں **اخو** مضاف ہے اور **اللص** مضاف الیہ ہے یہ دونوں پہلے سے حقارت والے ہیں کیونکہ چور بھی حقارت والا اور اسکا بھائی بھی حقارت والا لیکن یہ اضافت عمرو کی تحقیر کو بیان کرنے کیلئے کی گئی کہ عمر ایسا ہے کہ چور کا بھائی اس کے پاس ہے

(5) **والاختصار لضیق المقام** مقام کے تنگ ہونے کی وجہ سے اضافت نکرہ الی المعرفہ کو لایا جاتا ہے جیسے

هَوَايَ مَعَ الرَّكْبَ اليَمَانِينَ مُصْعدُ   جنيبٌ وَجُثْمَانِي بِمَكَّةَ مُوثَقُ

میرا محبوب یمنی سواروں کے ساتھ جانے والا ہے انکی اتباع کرنے والا ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے

اس شعر میں **ھوی** مصدر ہے جو کہ ی کی طرف مضاف ہے یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے **ھوای** کا مطلب ہے **محبوبی** میرا محبوب یہاں اضافت مقام کے تنگ ہونے کی وجہ سے گئی ہے اگر شاعر چاہتا تو یوں کہ سکتا تھا **الذی اھواہ** وہ جس سے میں محبت کرتا ہوں لیکن اس میں اختصار نہ تھا چونکہ اسکا محبوب اس سے جدا ہو رہا اس وجہ سے اسکا بات کرنے کا دل نہیں کرہا اس وجہ مقام کے تنگ ہونے کی وجہ سے اس نے اضافت کر دی اور کہا **ھوای** یعنی میرا محبوب

(7) منادی

سوال نمبر 18 منادی میں اصل کیاہے کہ اسکو کب لایا جاتا ہے

جواب منادی کو اس وقت لایا جاتا ہے جب متکلم کو جب مخاطب کا کوئی عنوان معلوم نہ ہو **یا رجل** اے آدمی **یا فتی** اے نو جوان

کبھی کبھی منادی کو علت کی طرف اشارہ کرنے کیلئے لایا جاتا ہے وہ علت جو منادی سے طلب کی جاتی ہے

یعنی کبھی کبھی منادی کو ندا دی جاتی ہے اس چیز کی اشارہ کرنے کیلئے جو چیز ہم منادی سے طلب کرنا چاہتے ہیں جیسے غلام کو کھانے لانے کیلئے ندا دینا **یا غلام احضر الطعام** اے غلام کھانا حاضر کر یہاں اس مثال میں غلام کو ندا دے کر کھانا لانے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے

اسی طرح **یا خادم اسرج الفرس** اے خادم گھوڑے کی زین کس اس مثال میں غلام کو ندا دیکر زین کسنے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے

اور کبھی کبھی منادی کو دوسری اغراض کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا یہاں اعتبار کرنا ممکن ہو اس میں سے جس کا ذکر پہلے گزر چکا یعنی منادی کی اغراض اخری الباب الاول میں گزر چکی ہیں ان اغراض میں جس غرض کا یہاں اعتبار کرنا ممکن ہو اسکو یہاں ذکر کر سکتے ہیں یہاں تک معرفہ کی بحث مکمل ہوئی اگے نکرہ کی بحث شروع ہوگی

(اماالنکرہ)

سوال نمبر19 نکرہ میں اصل کیاہے کہ اسکو کب لایاجاتاہے

جواب نکرہ میں اصل یہ ہے کہ اسکو اس وقت لایا جاتا ہے جب متکلم محکی عنہ یعنی جس کو ذکر کیا جا رہا ہے اس کی کوئی تعریف و پہچان نہ جانتا ہو جیسے جاء ھاھنا رجل یہاں ایک شخص آیا یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اس شخص کے بارے ہمیں کوئی پہچان معلوم نہ ہو تو بہرحال جب محکی عنہ کے بارے میں کوئی نام یا صلہ معلوم نہ ہو جو اس کو معین کرے تو اس وقت نکرہ کو لایا جاتا ہے

سوال نمبر20 نکرہ کی اغراض اخری کتنی اور کونسی ہیں

کبھی کبھی نکرہ اغراض اخری کیلئے بھی لایا جاتا ہے نکرہ کی اغراض اخری 5 ہیں

(1)تکثیر و تقلیل (2)تعظیم تحقیر (3)عموم بعد النفی (4)قصد فرد معین او نوع (5)اخفاء الامر

تفصیل

(1)**تکثیر و تقلیل** کسی چیز کی کثرت یا کسی چیز کی قلت کو بیان کرنے کیلئے نکرہ لایا جاتا ہے جیسے لفلان مال فلاں کے پاس مال ہے اس مثال میں مال نکرہ ہے اور یہ کثرت کو بیان کر رہا ہے مطلب یہ ہے کہ فلاں کے پاس بہت سارا مال ہے

اور رضوان من اللہ اکبر اللہ کی رضا بہت بڑی ہے اس مثال میں رضوان نکرہ اور قلت کو بیان کر رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کی تھوڑی سی رضا بہت بڑی ہے

(2)**تعظیم وتحقیر** کسی کی تعظیم یا تحقیر کیلئے نکرہ لایا جاتا ہے جیسے

لَهُ حَاجِبٌ عَنْ كُلِّ أَمْرٍ يَشِينُهُ وَلَيْسَ لَهُ عَنْ طَالب العُرْف حَاجِبٌ

اس کیلئے رکاوٹ ہے ہر اس امر سے جو اسکو عیب دار کرے اور نہیں ہے خیرات طلب کرنے والے سے اس کیلئے رکاوٹ

مطلب یہ ہے اس کیلئے ایسی رکاوٹ ہے جو اس کو ہر عیب دار کرنے والے امر سے بچاتی ہے اور اس کے گھر جو خیرات لینے کیلئے آتاہے اس کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے وہ سب کو خیرات دیتا ہے

اس شعر میں پہلے حاجب کا بطور تعظیم نکرہ لایا گیا کیونکہ عیب دار کرنے والے معاملے کی رکاوٹ ہونا اسکی تعظیم ہے جبکہ دوسرے حاجب کو بطور تحقیر نکرہ ذکر کیا گیا کیونکہ خیرات لینے والے کیلئے جو رکاوٹ بنے وہ رکاوٹ حقارت کی مستحق ہے یعنی شاعر جس کی تعریف بیان کر رہا ہے اس کے بارے میں کہ رہا ہے جو عظمت والی رکاوٹ ہے جو ہونی چاہئے وہ اس کیلئے ہے جو اسکو ہر عیب سے پاک کرتی ہے اور حقارت والی رکاوٹ ہے جو نہیں ہونی چاہئے وہ اس کے پاس نہیں ہے اس کے پاس جو بھی آتا ہے وہ اسکو خیرات دیتا ہے

(3) عموم بعد النفی نفی کے بعد عموم کرنے کیلئے نکرہ لایا جاتا ہے کیونکہ قاعدہ ہے نفی کے بعد نکرہ عموم کا فائدہ دیتا ہے جیسے **ماجاءنا من بشیر** ہمارے پاس کوئی خوشخبری سنانے والا نہیں آیا اس مثال میں **ما** نفی ہے اس کے بعد **بشیر** نکرہ آیا اس وجہ سے عموم پیدا ہو گیا کہ ہمارے پاس کوئی بھی خوش خبری سنانے ولا نہیں آیا

(4) قصد فرد معین او نوع معین جب فرد معین یا نوع معین مقصود ہو تو اس وقت نکرہ لایا جاتا ہے جیسے **والله خلق کل دابة من ماء** الله تعالی نے ہر دابہ کو پانی سے پیدا کیا اس مثال میں دابہ سے فرد معین کا قصد بھی کر سکتے ہیں اور نوع معین کا قصد بھی کر سکتے ہیں

فرد معین کا قصد فرد معین کا قصد کریں گے تو معنی ہو گا کہ الله تعالی نے ہر چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا اس میں سب جاندا حیوان داخل ہو گئے

نوع معین کا قصد نوع معین کا قصد کریں گے تو معنی یہ ہو گا الله تعالی نے ہر وہ چیز جس پر دابہ صادق آتا ہے الله پاک نے اسکو اسکی نوع کے پانی سے پیدا کیا یعنی انسان کو انسانوں سے اور دیگر حوانات کو انکی نوع سے

(5) اخفاء الامر معاملے کو پوشیدہ رکھنا کسی بات یا نام کو پوشیدہ رکھنے کیلئے بھی نکرہ لایا جاتا ہے جیسے کسی کو کہا جائے قال رجل انک انحرفت عن الصواب کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ تو صواب سے پھر گیا ہے یعنی تو گمراہ ہو گیا ہے

اس مثال میں رجل کو نکرہ لایا گیا رجل کے نام کو ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر نام ظاہر کیا جائے تو اسکو تکلیف پہنچ سکتی ہے اس لئے معاملے کو پوشیدہ رکھتے ہوئے نکرہ ذکر گیا گیا

الباب الخامس فی الاطلاق و التقیید

سوال نمبر 1 حکم مطلق اور مقید کب ہو گا؟

جواب جب جملے میں مسند اور مسند الیہ کے ذکر پر اکتفاء کیا گیا ہو تو حکم مطلق ہو گا جیسے زید قائم اس مثال میں قیام کو زید کیلئے ثابت کیا گیا اسکی کوئی کیفیت یا صفت یا کچھ اور نہیں بیان کیا گیا

اور جب جملے میں مسند اور مسند الیہ پر ایسی چیز کو زیادہ کیا گیا ہو جو مسند اور مسند الیہ دونوں کے ساتھ یا ان میں سے کسی ای ساتھ تعلق رکھتی ہو تو حکم مقید ہو گا جیسے زید قائم الان اس مثال میں کلام کو الان کے ساتھ مقید کیا گیا کیونکہ الان کا تعلق مسند الیہ کے ساتھ ہے زید کب قائم ہوا اسکے وقت کو الان کے زریعے بیان کیا گیا

سوال نمبر2 حکم مطلق کب لایا جائے گا اور مقید کب لایا جائے گا

جب کلام کو مقید کرنے وجوہات میں سے کسی بھی وجہ کے ساتھ حکم کا تعلق نہ ہو تو حکم مطلق لایا جائے گا تا کہ سامع ہر ممکن طریقے پر چل سکے اور جب کلام کو مقید کرنے کی وجوہات میں سے کسی مخصوص وجہ کے ساتھ حکم کا تعلق ہو تو حکم مقید ہو گا

مطلق کی مثال جیسے ناظم صاحب نے اپنے جامعہ کے طلبہ سے کہا کہ کل آپ کی دعوت ہے آپ نے انا ہے اس مثال میں ناظم صاحب نے حکم کو مطلق رکھا کوئی قید نہیں لگائی کیونکہ ناظم صاحب کا مقصد ہے کہ طلبہ دعوت میں آئیں اور یہ بغیر قید کے پورا ہو رہا ہے

اب اگر ناظم صاحب چاہتے ہیں کہ صرف وہ طلبہ آئیں جنہوں نے امتحان میں پوزیشن حاصل کی تو اب کلام کو مقید کرنے وجوھات میں سے حکم کو مقید کرنے کی غرض معلق ہو گئی تو اب ناظم صاحب کو کلام کریں گے وہ کلام مقید ہو گا اور وہ کہیں گے کہ کل وہ طلبہ جامعہ آئیں جنہوں نے پوزیشن حاصل کی ہے انکی دعوت ہے تو یہ کلام مقید ہو گیا تو اب سامع یعنی طلبہ ہر ممکن طریقے سے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے جامعہ کی دعوت میں شرکت نہیں کر سکتے کیونکہ حکم مقید ہو چکا ہے صرف وہ طلبہ اس حکم کے تحت شامل ہو سکتے ہیں جنہوں پوزیشن حاصل کی ہے

اگر ناظم صاحب حکم کو مطلق رکھتے ہیں تو تمام ہی طلبہ ہر ممکن طریقے اس دعوت میں شریک ہو سکتے ہیں وائیٹ کپڑے وائٹ عمامہ شریف ہو یا کوئی اور ہر طرح سے آسکتے ہیں اگر ناظم صاحب نے اپنے کلام کو وائیٹ کپڑے اور وائٹ عمامہ شریف کے ساتھ مقید کر دیا تو اب ہر ممکن طریقے سے طلبہ نہیں آئیں گے بلکہ جن کے پاس ناظم صاحب کی شرائط کے مطابق ممکن طریقہ ہو گا وائٹ کپڑے بھی ہوں گے وائٹ عمامہ شریف بھی ہو گا وہی آئیں گے

مقید کی مثال جیسے ناظم صاحب نے پورے جامعہ میں سے درجہ ثالثہ والوں کی دعوت کی اور انہوں انکی تعداد کے مطابق کھانے کا اہتمام کیا اب ناظم صاحب چاہتے ہیں کہ دعوت میں صرف درجہ ثالثہ والے ہی حاضر ہوں کیونکہ اگر کوئی اور حاضر ہو تا ہے کھانے میں کم پڑ سکتا ہے اب ناظم صاحب کے پاس اپنے کلام کو مقید کرنے کی ایک خاص وجہ سے اس وجہ کی بنیاد پر انہوں نے اپنے کلام کو مقید کرتے ہوئے کہا کہ کل جامعہ درجہ ثالثہ والوں کی دعوت ہے انہوں نے اپنے کلام کو درجہ ثالثہ کے ساتھ مقید کر دیا

نوٹ جس کلام کے ساتھ کلام کو مقید کرنے کی غرض ثابت ہوتی ہو اس کلام کو بغیر قید کے ذکر کرنے سے اس کلام کا فائدہ مطلوبہ حاصل نہیں ہو گا

اس اجمال کی تفصیل

سوال نمبر3 کلام کو کن کن چیزوں کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے

جواب کلام کو مفاعیل خمسہ، حال، تمیز، نواسخ، شرط، نفی اور توابع، کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے اور ان کے علاوہ ہر چیز جس کے ساتھ کلام کو مقید کرنا درست ہو اسکے ساتھ بھی کلام کو مقید کیا جاتا ہے

سوال نمبر 4 مفاعیل خمسہ کے ساتھ کلام کو کیوں مقید کیا جاتا ہے

(1) فعل کیفیت کو بیان کرنے کیلیئے کلام کو مفعول مطلق کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **اکرمت اکرام اھل الحسب** اہل حسب کے اکرام کی طرح میں نے انکا اکرام کیا اس مثال میں **اکرام اہل الحسب** کے ساتھ کلام کو مقید کیا

(2) جس پر فعل واقع ہوا اسکو بیان کرنے کیلیئے کلام کو مفعول بہ کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **حفظت القرآن** میں نے قرآن حفظ کیا اس مثال میں **قرآن** کے ساتھ کلام کو مقید کیا

(3) جس میں فعل واقع ہو اسکو بیان کرنے کیلیئے کلام کو مفعول فیہ کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **جلست امامک** میں تیرے سامنے بیٹھا اس مثال میں **امامک** کے ساتھ کلام کو مقید کیا گیا ہے

(4) جس کی وجہ سے فعل واقع ہوا اسکو بیان کرنے کیلیئے کلام کو مفعول لہ کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **ضربت تادیبا** میں نے اسکو ادب سکھانے کیلیئے مارا اس مثال میں **تادیبا** کے ساتھ کلام کو مقید کیا

(5) جس پر فعل واقع ہوا اسکے ساتھ جو شئ ملی ہوئی ہے اسکو بیان کرنے کیلیئے کلام کو مفعول معہ کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **سرت و طریق المدینة** میں نے مدینے کے راستے کے ساتھ سیر کی اس مثال میں **طریق المدینة** کے ساتھ کلام کو مقید کیا گیا

سوال نمبر 5 مبہم کیفیت کو بیان کرنے کیلیئے کلام کو کس کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے

جواب مبہم کیفیت کو بیان کرنے کیلیئے کلام کو حال کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **ضربت قائما** میں نے اسکو مارا کس کیفیت میں مارا یہ ابہام پیدا ہو گیا اس ابھام کو دور کرنے کے کیلیئے **قائما** کے ساتھ کلام کو مقید کیا تو مطلب یہ ہو گیا میں نے اسکو کھڑے ہونے کی حالت میں مارا

سوال نمبر 6 مبہم ذات کو بیان کرنے کیلیئے کلام کو کس کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے

مبہم ذات کو بیان کرنے کیلیئے کلام کو تمیز کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے **طبت نفسا** میں اچھا ہو کس اعتبار سے ابہام پیدا ہو رہا تھا اس ابھام کو دور کرنے کیلیئے کلام کو **نفسا** کے ساتھ مقید کیا تو مطلب یہ ہوا میں اچھا ہوں ذات کے اعتبار سے

سوال نمبر 7 اگر کسی شخص کو حکم میں شامل کرنے کا ارادہ نہ ہو تو کلام کو کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب کسی شخص کو حکم میں شامل کرنے کا ارادہ نہ ہو تو کلام کو مخصوص صفت کے ساتھ مقید کیا جاتا ہے جیسے جاء نی رجل عالم میرے پاس عالم مرد آیا اس مثال میں کلام کو عالم کے ساتھ مقید کیا

اگر عالم کے ساتھ مقید نہ کرتے اور کہتے جاء رجل تو یہ کلام جاھل اور عالم دونوں کو شامل ہوتا لیکن ہم نے جاھل کو اپنے کلام میں شامل نہیں کرنا اس لئے ہم نے رجل کو عالم سے مقید کر کے جاہل کو حکم سے نکال دیا

سوال نمبر 5 کلام میں قیودات کا کیا فایدہ ہے

جواب کلام میں قیودات فائدے کے مقام میں ہوتی ہیں کلام میں قیودات کا بہت بڑا فایدہ ہوتا ہے ایسا کلام جس میں قیودات ضروری ہیں اس میں سے قیودات کو ختم کر دیا جائے تو وہ کلام جھوٹا ہو گا اور اسکا کوئی مقصد نہیں ہو گا جیسے وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فضول پیدا نہیں کیا

اس کلام کو لٰعِبِیْنَ کے ساتھ مقید کیا اگر یہ لٰعِبِیْنَ قید کو ختم کر دیں تو یہ کلام جھوٹا اور غیر مقصود بالذات ہو جائے گا کیونکہ اس قید کو ختم کرنے سے کلام کا معنی یہ ہو گا اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا نہیں کیا، یہ بات بلکل غلط اور جھوٹ ہے کیونہ ہر چیز کو اللہ پاک نے پیدا کیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کلام میں قیودات کا کتنا بڑا فائدہ ہے

سوال نمبر 6 نواسخ سے کیا مراد ہے

جواب یہاں نواسخ سے مراد مبتدا اور خبر کے حکم ناسخ افعال ہیں جیسے افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ

سوال نمبر 7 نواسخ کے ساتھ کلام کو مقید کیوں کیا جاتا ہے

جواب نواسخ کے ساتھ کلام کو مقید کرنا ان اغراض کی وجہ سے ہوتا ہے جن کو نواسخ کے الفاظ کے معانی ظاہر کرتے ہیں جیسے کان استمرار کے معنی کو ظاہر کرتا ہے ظل دن کے معنی کو بات رات کے معنی کو اصبح صبح کے معنی کو امسی شام کے معنی کو اضحی چاشت کے وقت کے معنی کو

سوال نمبر 8 جب کلام کو استمرار کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو کس کے ساتھ مقید کریں گے

جواب جب کلام کو استمرار کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو کان کے ساتھ مقید کریں گے

سوال نمبر 9 جب کلام کو زمانہ ماضی میں کسی کام کو حکایت کرنے کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب کلام کو زمانہ ماضی میں کسی کام کو حکایت کرنے کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو ایسے الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے جو زمانہ ماضی میں کسی کام کو حکایت کرنے کا معنی دیں جیسے کان

سوال نمبر 10 جب کلام کو معین زمانے یعنی صبح شام رات یا دن کے ساتھ مقید کرنا مقصود کو تو کلام کو کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب کلام کو معین زمانے یعنی صبح شام رات یا دن کے ساتھ مقید کرنا مقصود کو تو کلام کو ان الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے جو صبح شام دن رات پر دلالت کرتے ہیں جیسے ظل دن کیلئے بات رات کیلئے اصبح صبح کیلئے امسی شام کیلئے اضحی چاشت کے وقت کیلئے

سوال نمبر 11 جب کلام کو کسی حالت معینہ کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب کلام کو کسی حالت معینہ کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو ایسے کلمے کے ساتھ مقید کریں گے جو حالت معینہ کا معنی دے جیسے دام یہ حالت معینہ کو بیان کرنے کا معنی دیتا ہے جیسے اضرب مادام زید ضاربا میں زید کو ماروں گا جب تک زید مارنے والا ہے

سوال نمبر 12 جب کلام کو کسی چیز کے قریب ہونے کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو کن الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے

جب کلام کو کسی چیز کے قریب ہونے کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو ایسے الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے جو کسی چیز کے قریب ہونے کا معنی دیتے ہیں جیسے افعال مقاربہ کاد کرب اوشک

سوال نمبر 13 جب کلام کو کسی چیز میں یقین کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو کن الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے

جب کلام کو کسی چیز میں یقین کے ساتھ مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو ان الفاظ کے ساتھ مقید کریں گے جو یقین کا معنی دیں جیسے وجد الفی دری تعلم

سوال نمبر 14 شرط کے ساتھ کلام کو کیوں مقید کیا جاتا ہے

جواب کلام کو شرط کے ساتھ مقید کرنا ان اغراض کی وجہ سے ہوتا ہے جس اغراض کو ادات شرط کے معانی ادا کرتے ہیں

سوال نمبر 15 جب زمانے میں شرط لگا کر کلام کو مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب زمانے میں شرط لگا کر کلام کو مقید کرنا مقصود ہو تو کلام ایسے اداۃ شرط کے ساتھ مقید کریں گے جو جو زمانے میں شرط کا معنی دے جیسے متی اور ایان انکی مثال متی تضرب اضرب جب تو مارے گا تب میں ماروں گا

سوال نمبر 16 جب مکان کی شرط لگا کر کلام کو مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو کس کے ساتھ مقید کریں گے

جب مکان کی شرط لگا کر کلام کو مقید کرنا مقصود ہو تو کلام کو ایسے اداۃ شرط کے ساتھ مقید کریں گے جو مکان میں شرط کا معنی دیں جیسے این انی حیثما

انکی مثال جیسے این تدرس ادرس جہاں تو پڑھے گا وہاں میں پڑھوں گا

سوال نمبر17 مصنف نے ان اذا اور لو کے علاوہ تمام ادواۃ شرط کی تفصیل کیوں بیان نہیں کی

جواب ان اذا لو کے علاوہ تمام ادواۃ شرط کا فن بلاغت کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے اس وجہ سے مصنف نے کہا کہ اسکی مکمل بحث اور ان کا آپس میں فرق علم نحو میں موجود ہے وہاں اسکی تفصیل دیکھ سکتے ہیں

سوال نمبر18 مصنف نے ان اذا اور لو کے فرق کو خاص طور پر کیوں بیان کیا

جواب ان اذا لو امتیازی صفات کے ساتھ خاص ہیں اس وجہ سے انکو فن بلاغت میں شمار کرتے ہوئے مصنف نے ذکر کیا ہے

سوال نمبر19 ان اذا اور لو کس کیلئے آتے ہیں

جواب ان اور اذا زمانہ مستقبل میں شرط کیلئے آتے ہیں اور لو زمانہ ماضی میں شرط کیلئے آتا ہے چونکہ لفظ اپنے معنی پر دلالت کرتا ہے اس لئے ان اور اذا کے ساتھ فعل مضارع ہوتا ہے جبکہ لو کے ساتھ فعل ماضی ہوتا ہے جیسے ان کی مثال اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ اذا کی مثال اذا ترد الی قلیل تقنع اور لو کی مثال وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ

سوال نمبر20 ان اور اذا کا معنوی فرق بیان کریں

جواب ان کے ساتھ جو شرط لگائی جاتی ہے اسکے واقع ہونے کا یقین نہیں ہوتا اذا کے ساتھ جو شرط لگائی جاتی ہے اسکے واقع ہونے کا یقین ہوتا ہے اسی وجہ سے اذا کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے جو شرط اذا کے ساتھ لگائی جاتی ہے گویا کہ وہ ایسے ہوتی جیسے وہ واقع ہو چکی

جیسے ان ابرء من مرضی اتصدق بالف دینار اگر میں اپنی بیماری سے ٹھیک ہو گیا تو میں ایک ہزار دینار صدقہ کروں گا اب یہاں بیماری سے ٹھیک ہونے میں شک ہے پتہ نہیں ٹھیک ہوں گا یا نہیں اگر ٹھیک ہو گیا تو صدقہ کروں گا اور اگر کہا جائے اذا برئت من مرضی تصدقت جب میں اپنی بیماری سے ٹھیک ہو جاؤں گا تو میں صدقہ کروں گا تو اس میں بیماری ٹھیک ہو جانے کا یقین ہے

سوال نمبر21 سوال احوال نادرہ اور احوال کثیرہ سے کیا مراد ہے

جواب وہ احوال کو کبھی کبھی ہوتے ہیں انکو احوال نادرہ کہا جاتا ہے جیسے انسان کو مخصوص پریشانی کبھی کبھی آتی ہے اور وہ احوال جو روزانہ بار بار ہوتے ہیں انکو احوال کثیرہ کہا جاتا ہے جیسے مطلق بھلائی انسان کو رازنہ پہنچتی ہے

سوال نمبر 22 احوال نادرہ اور احوال کثیرہ کو کس کے تحت ذکر کیا جاتا ہے

جواب احوال نادرہ کو ان کے تحت اور احوال کثیرہ کو اذا کے تحت ذکر کیا جاتا ہے

جیسے فَاِذَا جَآءَتْھُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا ھٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ

توجب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے

اس آیت میں حسنہ سے مراد مطلق بھلائی ہے جو کہ ہر قسم کی بھلائی کو شامل اور یہ بھلائی روزانہ پہنچتی ہے اس لئے اسکو اذا کے تحت ذکر کیا اور سیئہ سے مراد مخصوص برائی ہے جو انسان کو کبھی کبھی پہنچتی ہے اس لئے اسکو ان کے تحت ذکر کیا

سوال نمبر 23 لو کس کیلئے آتا ہے اور یہ کس کے ساتھ ملا ہوتا ہے مثال سے وضاحت کریں

جواب لو زمانہ ماضی میں شرشدط کیلئے آتا ہے اور اسکے ساتھ فعل ماضی ملا ہوتا ہے جیسے وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ

اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اس آیت میں لو زمانہ ماضی میں شرط کیلئے آیا ہے اور اس کے ساتھ علم فعل ماضی ملا ہوا ہے

سوال نمبر 24 جملہ شرطیہ سے مقصود بالذات کیا ہوتا ہے

جواب اب تک جو بحث ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ جملہ شرطیہ سے مقصود بالذات جواب ہوتا ہے یعنی جس کی کام پر شرط لگائی جارہی ہے اصل میں مقصود وہ ہوتا ہے جیسے ان اجتھد زید اکرمته اگر زید نے کوشش کی تو میں اسکی عزت کروں گا اب یہ ایک جملہ شرطیہ ہے اس میں ایک شرط ہے اور ایک جواب ہے شرط یہ ہے کہ اگر زید نے کوشش کی اور جواب یہ ہے تو میں اسکی عزت کروں گا اس میں اصل مقصود جواب ہے یہ کلام کرنے والا دراصل خبر دے رہا ہے کہ میں زید کی عزت کروں گا اس وقت جب یہ کوشش کرے ہر حال میں عزت نہیں کروں گا

سوال نمبر 25 یہ بتائیں کہ جملہ شرطیہ کو جملہ خبریہ کہیں گے یا جملہ انشائیہ

جملہ شرطیہ سے سے مقصود بالذات جواب ہوتا ہے اسی وجہ سے جملہ شرطیہ کو اس اسکے جواب کے مطابق جملہ شرطیہ یا جملہ انشائیہ میں شمار کریں گے

یعنی اگر جملہ شرطیہ کے جواب میں جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو گا تو اسکو جملہ خبریہ کہیں گے جیسے ان تضرب نی اضربک اس مثال میں جملہ شرطیہ کے جواب میں اضرب فعل مضارع ہے جو کہ جملہ فعلیہ ہے اس لئے اس پورے جملے کو جملہ خبریہ ہیں گے

اور اگر جملہ شرطیہ کے جواب میں انشاء کی اقسام میں سے کوئی قسم ہو گی تو پھر اسکو جملہ انشائیہ کہیں گے جیسے ان یضربک زید فاضربه اگر زید تجھے مارے تو تو اسکو مار اس مثال میں جملہ شرطیہ کے جواب میں اضرب فعل امر ہے اس لئے اسے جملہ شرطیہ کہیں گے

سوال نمبر 26 کلام کو نفی کے ساتھ مقید کب کریں گے

جواب نفی کے ساتھ کلام کو مقید کرنا نسبت کو مخصوص طریقے پر سلب کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے وہ مخصوص طریقے جو حرف نفی سے سمجھے جاتے ہیں

یعنی جب کسی چیز سے حکم کی نفی کرنا مقصود ہو تو کلام کو حرف نفی کے ساتھ مقید کریں گے جیسے جاء زید سے ما جاء زید

سوال نمبر27 حروف نفی کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں

جواب حروف نفی چھے ہیں لا ، ما، ان ، لن ، لم ، لما

سوال نمبر28 حرف نفی لا کس کیلئے آتا ہے

جواب حرف نفی لا مطلق نفی کیلئے آتا ہے اس میں کوئی زمانے کی قید نہیں ہوتی

سوال نمبر29 حرف نفی ما اور ان کس کیلئے آتے ہیں

جواب حرف نفی ما اور ان زمانہ حال میں کسی کام کی نفی کیلئے آتے ہیں اس وقت جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوں

سوال نمبر30 حرف لن کس کیلئے آتا ہے

جواب حرف نفی لن زمانہ مستقبل میں کسی کام کی نفی کیلئے آتا ہے

سوال نمبر31 حرف نفی لم اور لما کس کیلئے آتے ہیں

جواب حرف نفی لم اور لما زمانہ ماضی میں کسی کام کی نفی کیلئے آتے ہیں

سوال نمبر32 لم اور لما کا معنوی فرق بیان کریں

اس میں دو فرق ہیں

پہلا فرق؛ لما کی نفی زمانہ تکلم تک ہوتی لما یضرب زید زید نے اب تک نہیں مارا جبکہ لم کی نفی زمانہ تکلم تک بھی ہوتی ہے اور اسکے بعد بھی جیسے لم یلد و لم یولد نہ اس نے کیسی کو جنانہ اس سے کوئی جنا گیا

دوسرا فرق؛ لما کی نفی ان چیزوں کیلئے ہوتی ہے جس کا واقع ہونا ممکن ہو لما یضرب زید زید نے اب تک نہیں مارا زید کے زمانہ تکلم کے بعد مارنا ممکن ہے جبکہ لم کی نفی ان چیزوں کے ساتھ بھی ہوتی جس کا واقع ہونا ممکن ہوتا ہے اور ان چیزوں کے ساتھ بھی ہوتی ہے جس کا واقع ہونا ممکن نہیں ہوتا جیسے لم یضرب زید نے نہیں مارا یہاں زید کا بعد میں مارنا ممکن ہے لم یلد و لم یولد اس نے کسی کو جنانہ اس سے کوئی جنا گیا اس میں جس چیز کی نفی کی گئی اسکا بعد میں واقع ہونا ممکن نہیں

سوال نمبر33 لما یقم زید ثم قام زید اب تک کھڑا نہیں ہوا پھر وہ کھڑا ہو گیا یہ کہنا کیوں درست نہیں

اس وجہ سے لما یقم زید ثم قام زید اب تک کھڑا نہیں ہوا پھر وہ کھڑا ہو گیا یہ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ لما زمانہ تکلم تک کی نفی کیلئے آتا ہے جبکہ اس مثال میں قیام زید کی زمانہ تکلم تک نفی کر کے پھر اسکا اثبات کر دیا

سوال نمبر34 لما یجتمع النقیضان اب تک نقیضیں جمع نہیں ہوئیں یہ کہنا کیوں درست نہیں

اس طرح لما یجتمع النقیضان اب تک نقیضیں جمع نہیں ہوئیں یہ کہنا بھی درست نہیں کیونکہ لما صرف ان چیزوں کی نفی کیلئے آتا ہے جس کا بعد میں واقع ہونا ممکن ہوتا ہے جبکہ نقیضین کا اجتماع تو ممکن ہی نہیں ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں

ان دونو مثالوں کو اس طرح کہا جائے لم یقم زید ثم قام زید کھڑا نہیں ہوا پھر کھڑا ہو گیا اور لم یجتما النقیضان نقیضیں جمع نہیں ہوئیں

سوال نمبر35 لما نفی میں کس کے مقابل ہے

جواب لما نفی میں قد کے اثبات کے مقابل ہے جس طرح قد زمانہ ماضی میں کام کے ہونے قریب ظاہر کرتا ہے اسی طرح لما زمانہ ماضی میں کام نہ ہونے کو قریب ظاہر کرتا ہے جیسے قد ضرب ابھی مارا اس ایک مرد نے لما یضرب اب تک نہیں مارا اس ایک مرد نے

اسی وجہ سے یہ مثال جائز نہیں ہے لما یجیئ محمد فی العام الماضی محمد گرمزشتہ سال میں اب تک نہیں آیا

سوال نمبر36 توابع کے ساتھ کلام کو کیوں مقید کیا جاتا ہے

جواب توابع کے ساتھ کلام کو چند اغراض کی وجہ سے مقید کیا جاتا ہے وہ اغراض جن کا قصد کیا جاتا ہے جیسے صفت، عطف بیان، عطف بحرف، بدل جب کلام میں کسی اسم کی صفت بیان کرنا مقصود ہو تو کلام کو صفت کے ساتھ مقید کریں گے اسی طرح دیگر بھی

سوال نمبر37 صفت کن کن چیزوں کیلئے آتی ہے

جواب صفت چند اغراض کیلئے لائی جاتی ہے

(1) **تمیز؛** صفت تمیز کیلئے آتی ہے جیسے حضر علی الکاتب اس مثال میں الکاتب صفت سے جو بطور تمیز آئی ہے

(2) **وضاحت؛** صفت کسی چیز کی وضاحت کرنے کیلئے آتی ہے جیسے الجسم الطویل العریض العمیق یشغل حیزا من الفراغ لمبا چوڑا گہرا جسم پر کرتا ہے خالی جگہ کو اس مثال میں الطویل العریض العمیق الجسم کی صفات ہیں جو جسم کی وضاحت کیلئے لائی گئی ہیں

(3) **تاکید؛** صفت تاکید کیلئے بھی لائی جاتی ہے جیسے تلک عشرۃ کاملۃ یہ پورے دس ہیں اس مثال میں کاملۃ عشرۃ کی صفت ہے جو تاکید بیان کر رہی ہے

(4) **مدح؛** صفت مدح کیلئے بھی آتی ہے جیسے حضر خالد الھمام ہمت والا خالد حاضر ہوا اس مثال میں الھمام خالد کی صفت ہے جو کہ مدح کیلئے لائی گئی ہے

(5) **مذمت؛** صفت مذمت کیلئے بھی آتی ہے جیسے وامراتہ حمالۃ الحطب اسکی بیوی لکڑیاں اٹھانے والی ہے اس مثال میں حمالۃ الحطب وامراتہ کی صفت ہے جو کہ مذمت کیلئے لائی گئی ہے

(6)ترحم؛ صفت رحم کیلئے بھی لائی جاتی ہے جیسے ارحم الی خالد المسکین مسکین خالد پر رحم کر اس مثال میں المسکین خالد کی صفت ہے جو کہ خالد پر رحم کیلئے لائی گئی ہے

سوال نمبر38 عطف بیان کس کس کیلئے ہوتا ہے

جواب عطف بیان صرف وضاحت کیلئے بھی ہوتا ہے اور وضاحت اور مدح کیلئے بھی ہوتا ہے

صرف وضاحت کی مثال اقسم باللہ ابو حفص عمر ابو حفص عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے قسم کھائی اس مثال میں ابو حفص مبین ہے اور عمر عطف بیان ہے اور یہ عطف بیان ابو حفص کی صرف وضاحت کر رہا ہے

وضاحت اور مدح کی مثال جیسے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ اللہ تعالی نے کعبہ بیت حرام کو لوگوں کیلئے قیام بنایا اس مثال میں الکعبۃ مبین ہے اور البیت الحرام عطف بیان ہے جو کہ کعبہ کی وضاحت بھی کر رہا ہے اور مدح بھی

سوال نمبر39 کیا مبین کی وضاحت میں عطف بیان کا مبین سے زیادہ واضح ہونا ضروری ہے ؟

جواب مبین کی وضاحت میں اتنا کافی ہے کہ عطف بیان مبین کی وضاحت کرے زیادہ واضح ہونا ضروری نہیں علی زین العابدین اور العسجد الذھب

سوال نمبر40 عطف النسق عطف بحرف کس کیلئے ہوتا ہے

جواب عطف بحرف ان اغراض کی وجہ سے ہوتا ہے جنکو حروف عطف ادا کرتے ہیں جیسے کہ ترتیب مع التعقیب کے ساتھ کلام لانا ایک غرض ہے جسکو حرف عطف فا پورا کرے گا اور تراخی کے ساتھ کلام لانا ایک غرض ہے جسکو ثم پورا کرے گا اسی طرح تمام حروف عاطفہ

سوال نمبر41 بدل کس کس کیلئے ہوتا ہے

جواب بدل کسی چیز کو زیادہ واضح کرنے کیلئے ہوتا ہے جیسے بدل کل کی مثال قدم ابنی علی میرا بیٹا علی آیا بدل بعض کی مثال سافر الجند اغلبہ لشکر کے غالب حصے نے سفر کیا بدل اشتمال کی مثال نفعنی الاستاذ علمہ استاد کے علم نے مجھے نفع دیا

الباب السادس فی القصر

سوال نمبر1 قصر کی تعریف بیان کریں

جواب کسی شی کو کسی شی کے ساتھ مخصوص طریقے سے خاص کرنا قصر کہلاتا ہے جیسے ایاک نعبد ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

سوال نمبر2 قصر کی کتنی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کریں

ابتداء قصر کی دو قسمیں ہیں (1) قصر حقیقی (2) قصر اضافی

قصر حقیقی کی تعریف وہ قصر جس میں اختصاص واقع اور حقیقت کے اعتبار سے ہو نہ کہ کسی شی کی طرف اضافت کے اعتبار سے جیسے لا کاتب فی المدینۃ الا علی نہیں ہے کوئی کاتب مدینے میں سوائے علی کے مدینے میں صرف علی ہی کاتب ہے

قصر اضافی کی تعریف وہ قصر جس میں اختصاص واقع اور حقیقت کے اعتبار سے نہ ہو بلکہ کسی معین شی کی طرف اضافت کے اعتبار سے ہو جیسے ما علی الا قائم علی نہیں ہے مگر کھڑا ہونے والا

سوال نمبر3 قصر حقیقی اور قصر اضافی کی مزید کتنی قسمیں ہیں

قصر حقیقی اور قصر اضافی دونوں کی دو دو قسمیں ہیں

قصر حقیقی

1 قصر صفت علی موصوف

2 قصر موصوف علی صفت

قصر اضافی

1 قصر صفت علی موصوف

2 قصر موصوف علی صفت

سوال نمبر4 مخاطب کے حال کے اعتبار سے قصر کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کریں

جواب مخاطب کے حال کے اعتبار سے قصر کی اضافی کی تین قسمیں ہیں

(1) **قصر افراد** (2) **قصر قلب** (3) **قصر تعین**

(1) قصر افراد وہ قصر جس میں مخاطب شرکت کا اعتقاد کا رکھے

وضاحت مخاطب ایک چیز میں دو چیزوں کو شریک سمجھتا ہو جبکہ متکلم صرف ایک چیز کو شریک سمجھتا ہو جیسے جب صحابہ کرام نے سمجھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نہیں آئے گی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رسالت اور انکو موت نہ آنے کا اعتقاد کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر قصر فرماتے ہوئے فرمایا **وما محمد** الا رسول کہ محمد صرف رسول ہیں صفت رسالت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے لیکن موت کا نا آنا ثابت نہیں

(2) قصر قلب وہ قصر جس میں مخاطب عکس کا اعتقاد رکھے یعنی جو حکم متکلم نے بیان کیا مخاطب اس کے الٹ کا اعتقاد رکھتا ہو

وضاحت یعنی مخاطب کسی اور چیز کا اعتقاد رکھتا ہے جبکہ متکلم کسی اور چیز کا اعتقاد رکھتا ہے جیسے مخاطب کا اعتقاد ہے کہ حسن شاہسوار ہے اور متکلم کا اعتقاد ہے کہ علی شاہسوار ہے تو متکلم مخاطب کو قصر کرتے ہوئے کہے گا **لا فارس الا علی** نہیں ہے کوئی شاہسوار سوائے علی کے

(3) **قصر تعین** وہ قصر جس میں مخاطب ایک غیر معین کا اعتقاد رکھتا ہو

وضاحت یعنی مخاطب کو حکم کا پتہ تو ہو لیکن حکم کس پر ثابت ہے اسکا پتہ نہ ہو جیسے مخاطب کو پتہ ہے کوئی کھڑا ہے لیکن یہ پتہ نہیں کہ حسن کھڑا ہے یا علی کھڑا ہے تو متکلم قصر کرتے ہوئے مخاطب کو کہے گا **ما قائم الا علی** نہیں ہے کھڑا ہونے والا مگر علی

یا مخاطب کو یہ تو پتہ ہو علی ہے لیکن یہ پتہ نہ ہو کہ کھڑرا ہے یا بیٹھا ہے تو متکلم قصر کرتے ہوئے جواب دے گا **ما علی الا قائم**

سوال نمبر5 طرق قصر سے کیا مراد ہے

طرق سے مراد وہ طریقے ہیں جنکی وجہ سے کلام میں حصر کا معنی پیدا ہوتا ہے

سوال نمبر6 قصر کا فائدہ کس کس سے حال ہوتا ہے

1 نفی اور استثناء کے ساتھ حصر کا معنی پیدا ہوتا ہے جیسے **ان هذا الا ملک کریم**

2 انما کے ساتھ حصر کا معنی پیدا ہوتا ہے جیسے **انما الفاهم علی**

3 حرف عطف کا بل لکن کے ساتھ حصر کا معنی پیدا ہوتا ہے جیسے **آنا ناثر لا ناظم** اور **وما انا حاسب بل کاتب**

4 جس کا مقام مؤخر ہو اسکو مقدم کرنے سے حصر کا معنی پیدا ہوتا ہے جیسے **ایاک نعبد**

الباب السابع فی الوصل و الفصل

سوال نمبر1 فصل اور فصل کی تعریف کریں

وصل کی تعریف: ایک جملے کا دوسرے جملہ پر عطف کرنا وصل کہلاتا ہے یعنی دو جملوں کو حرف عطف کے ساتھ ملانا وصل کہلاتا ہے

فصل کی تعریف؛ ایک جملے کا دوسرے جملہ پر عطف نہ کرنا بغیر عطف کے ان دونو جملوں کو ملا دینا فصل کہلاتا ہے

سوال نمبر2 مصنف نے صرف حرف عطف واؤ کے متعلق بحث کیوں کی بقیہ حروف کو ترک کیوں کیا

دو جملوں کے درمیان وصل یا فصل کرنے میں صرف واؤ کے متعلق کلام کرنا ضروری ہے اسکی وجہ یہ ہے حرف عطف کے علاوہ بقیہ جتنے بھی حروف عاطفہ ان میں کوئی اشتباہ نہیں نہیں ہوتا جبکہ واؤ میں اشتباہ ہوتا ہے کیونکہ واؤ کے علاوہ تمام حروف عطف دو جملوں کے ملانے کے ساتھ ساتھ اور معنی کا فایدہ بھی دیتے ہیں جیسے ثم دو جملوں کو ملانے کے ساتھ تراخی کا فایدہ دیتا ہے بل دو جملوں کو ملانے کے ساتھ ساتھ

تدارک غلط کا فایدہ بھی دیتا ہے بر خلاف واؤ کے یہ صرف دو جملوں کو ملانے کا فایدہ دیتا ہے اسکے علاوہ اسکا اور کوئی معنی نہیں ہوتا اس لئے مصنف نے صرف اس واؤ سے متعلق کلام کیا تاکہ اس میں اشتباہ سے بچا جا سکے

سوال نمبر3 مواضع الوصل کتنے اور کون کونسے ہیں ہر ایک کی مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب دو جگہوں پر کلام میں وصل کرنا واجب ہے

(1) **پہلی جگہ**؛جب دو جملے خبر اور انشاء کے اعتبار سے متفق ہوں اگر پہلا جملہ خبر ہو تو دوسرا بھی خبر ہو پہلا جملہ انشاء ہو تو دوسرا بھی انشاء ہو اور ان دونوں جملوں کے درمیان مناسبت تامہ بھی ہو اور عطف سے کوئی مانع بھی نہ ہو تو دو جملوں کے درمیان وصل واجب ہے جیسے اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ (13) وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ

یہ دو جملے ہیں پہلا اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ دوسرا اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ پہلا بھی جملہ خبریہ ہے دوسرا بھی جملہ خبریہ ہے دونوں میں مناسبت تامہ بھی ہے پہلے میں نیکوں اور جنت کا ذکر دوسرے میں گناہ گاروں اور جہنم کا ذکر اور عطف سے کوئی مانع بھی نہیں اسلئے ان دونوں کے درمیاں وصل کیا گیا

اسی طرح فَلۡيَضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّلۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا‌ ۚ

یہ دو جملے ہیں پہلا فَلۡيَضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا دوسرا لۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا ‌ۚدونوں جملہ انشائیہ ہیں دونوں میں مناسبت تامہ بھی ہے پہلے میں ہنسنے اور کم کا ذکر ہے دوسرے میں رونے اور زیادہ کا ذکر ہے اور عطف سے کوئی مانع بھی نہیں اس لئے وصل کیا گیا

(2)**دوسری جگہ**؛جب عطف کو ترک کرنا خلاف مقصود کا وہم پیدا ہو تو اس وقت وصل کرنا واجب ہے جیسے کوئی علی کے بارے میں سوال کرے هل برئ علی من المرض کیا علی اپنے مرض سے ٹھیک ہو گیا تو اسکے جواب میں کہا جائے لا وشفاہ الله نہیں اللہ پاک انکو شفاء دے یہاں دو جملے پہلا لا اور دوسرا شفاہ الله اب اگر یہاں عطف کو چھوڑتے ہیں خلاف مقصود کا وہم ہوتا کیونہ بغیرہ عطف کے کلام یوں ہو گا لا شفاہ الله اللہ انکو شفا نہ دے جو کہ بدعا ہے حالانکہ ہمارا مقصود دعا دینا ہے اس لئے اس مثال میں بھی وصل واجب ہے تاکہ خلاف مقصود کے وہم سے بچا جا سکے

سوال نمبر4 مواضع الفصل کتنے اور کون کونسے ہیں ان میں سے پہلے کی تمام صورتوں کی وضاحت کریں مثال کے ساتھ

جواب پانچ جگہوں میں فصل واجب ہے

(1) **فصل کی پہلی جگہ**؛دو جملوں کے درمیان اتحاد تام ہو اتحاد تام اس طرح ہو کہ دوسرا جملہ پہلے جملے کا بدل ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان ہو یا دوسرا جملہ پہلے جملے کی تاکید ہو تو فصل واجب ہے جیسے

بدل کی مثال؛ اَمَدَّكُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ (132) اَمَدَّكُمۡ بِاَنۡعَامٍ وَّبَنِيۡنَ اس نے تمہاری مدد کی اس چیز کے ساتھ جسکو تم جانتے ہوں اس نے تمہاری مدد کی جانوروں اور بچوں کے ساتھ

اس مثال میں دو جملے ہیں پہلا اَمَدَّكُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ دوسرا اَمَدَّكُمۡ بِاَنۡعَامٍ وَّبَنِيۡنَ اور دوسرا جملہ پہلے کا بدل اس لئے فصل واجب ہے

بیان کی مثال؛ فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ تو شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے کے درخت کے متعلق بتادوں

اس میں دو جملے ہیں پہلا فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ اور دوسرا قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ اور دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان ہے اس لئے فصل واجب ہے

تاکید کی مثال؛ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا (17) تو تم کافروں کو مہلت دو انہیں کچھ تھوڑی مہلت دو

اس مثال میں دو جملے ہیں پہلا فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اور دوسرا اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا اور دوسرا جملہ پہلے جملے کی تاکید ہے اس لئے فصل واجب ہے

سوال نمبر5 اس مثال میں کمال اتصال ہے اسکا کیا مطلب ہے

جواب کمال اتصال کا مطلب یہ ہے کہ دونوں جملوں کے درمیان اتحاد تام ہے دوسرا جملہ پہلے جملے کا بدل ہے یا بیان ہے یا تاکید ہے اس وجہ ان دونوں کے درمیان اتحاد تام ہو خبر اور انشاء کے اعتبار سے دونوں جملے متفق ہوں اور معنی میں بھی مناسبت ہو تو کمال اتصال ہے

(2) فصل کی دوسری جگہ؛ دو جملوں کے درمیان تباین تام ہو تباین تام دو طرح سے ہوتا ہے

پہلا اس طرح دونوں جملے خبر اور انشاء کے اعتبار سے مختلف ہوں پہلا خبر ہو تو دوسرا انشاء ہو پہلا انشاء ہو تو دوسرا خبر ہو جیسے

وَقَالَ رَائِدُهُمْ أَرْسُوْا نزَاوِلُهَا فَحَتْفُ كُلِّ امْرِئٍ يَجْرِي بِمِقْدَارِ اس مثال میں پہلا جملہ أَرْسُوْا ہے جوکہ انشائیہ ہے دوسرا نزَاوِلُهَا ہے جوکہ خبریہ ہے اس وجہ سے اس میں تباین تام ہے اس لئے فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

دوسرا اس طرح کہ ان دونوں جملوں کے درمیان معنی میں کوئی مناسبت نہ ہو جیسے **علی کاتب الحمام طائر** علی لکھنے والا ہے اور کبوتر اڑنے والا ہے ان دونوں جملوں میں معنوی اعتبار سے کوئی مناسبت نہیں لفظوں میں اگر چہ مناسبت ہے کہ دونوں جملے خبریہ ہیں لیکن معنی میں مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

سوال نمبر6 اس مثال میں کمال انقطاع ہے اسکا کیا مطلب ہے

جواب کمال انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ دو جملے یا تو خبر اور انشاء کے اعتبار سے مختلف ہوں پہلا خبریہ ہو تو دوسرا انشائیہ ہو پہلا انشائیہ ہو تو دوسرا خبریہ ہو یا دونوں جملوں کے درمیان اتحاد تام نہ ہو یعنی دوسرا جملہ پہلے کا نہ بدل ہو نہ ہی بیان ہو اور نہ ہی تاکید ہو یا ان دونوں جملوں کے درمیان معنی میں کوئی نسبت نہ ہو تو یہ کمال انقطاع ہے

(3)**فصل کی تیسری جگہ** جب دوسرا جملہ پہلے جملے سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب ہو تو فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

جیسے زَعَمَ العَوَاذِلُ اِني فِي غَمْرَةٍ صَدَقُوا وَلَكِنَّ غَمْرَتِي لَا تَنْجَلِي

اس شعر میں پہلا جملہ زَعَمَ العَوَاذِلُ اِني فِي غَمْرَةٍ اس سے سوال پیدا ہوا ملامت کرنے والی عورتوں نے سچا گمان کیا یا جھوٹا گمان کیا تو اس سوال کا جواب دوسرے جملے میں دیا صَدَقُوا وَلَكِنَّ غَمْرَتِي لَا تَنْجَلِي کہ انہوں نے سچا گمان کیا تو اس مثال میں دوسرا جملہ پہلے جملے سے پیدا ہونے والے سوال کا جواب ہے اس لئے فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

سوال نمبر7 اس مثال میں شبہ کمال اتصال ہے اسکا کیا مطلب ہے

اسکا مطلب یہ ہے اس میں کمال اتصال تو نہیں ہے لیکن کمال اتصال سے مشابہت ہے وہ اس ایسے جس طرح کمال اتصال میں بدل بیان اور تاکید مبدل منہ مبین اور موکد کے بغیر نہیں پائے جاتے اسی طرح جواب سوال کے بغیر نہیں پایا جاتا سوال کو جواب کے ساتھ وہ اتصال حاصل نہیں ہے جو بدل کو مبدل منہ اور بیان کو مبین اور تاکید کو موکد کے ساتھ حاصل ہے کیونکہ بدل اور مبدل منہ اور مبین بیان اور موکد تاکید سب ایک ہوتے ہیں جبکہ جواب سوال کا غیر ہوتا ہے اس لئے سوال کا جواب کے ساتھ کمال اتصال نہیں ہوتا البتہ جس طرح بدل بیان تاکید اپنے مبدل منہ مبین موکد کے بغیر نہیں پائے جاتے اسی طرح جواب بھی سوال کے بغیر نہیں پایا جاتا تو اس وجہ سے کمال اتصال کے مشابہ ہے اسی وجہ سے اسے شبہ کمال اتصال کہتے ہیں

(4)**فصل کی چوتھی جگہ** ؛ ایک جملہ دو جملوں سے آگے ہو اور اس جملے کا پہلے دونوں جملوں میں سے کسی ایک پر عطف درست ہو جبکہ دوسرے پر عطف کرنے میں فساد ہو تو فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں جیسے وتَظُنُّ سَلْمَى أَنَّنِي أَبْغِي بِهَا بَدَلًا أُرَاهَا فِي الضَّلَالِ تَهِيمُ

اس مثال میں تین جملے ہیں پہلا وتَظُنُّ دوسرا أَبْغِي بِهَا اور تیسرا أُرَاهَا فِي الضَّلَالِ تَهِيمُ اس تیسرے جملے کا عطف پہلے جملے وتَظُنُّ پر صحیح ہے دوسرے جملے أَبْغِي بِهَا پر صحیح نہیں ہے اب اگر تیسرے جملے أُرَاهَا فِي الضَّلَالِ تَهِيمُ کا عطف پہلے جملے وتَظُنُّ پر کرتے ہیں تو پڑھنے والے کو وھم ہوگا کہ ارھا کا عطف ابغی بھا پر ہے اور اس طرح تیسرا جملہ مظنونات سملی میں داخل ہو جائے گا حالانکہ یہ تیسرا جملہ شاعر کا قول ہے تو اس وھم سے بچنے کیلئے وصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

سوال نمبر8 اس مثال میں شبہ کمال انقطاع ہے اسکا کیا مطلب ہے

جواب کمال انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کمال انقطاع تو نہیں ہے لیکن کمال انقطاع سے مشابہت ہے جس طرح کمال انقطاع میں خبر و انشاء میں اختلاف کی وجہ سے اور معنی میں مناسبت کے نہ ہونے کی وجہ سے عطف جائز نہیں ہوتا اسی طرح یہاں بھی عطف جائز نہیں ہے غیر مراد کے وھم کی وجہ سے اس لئے یہاں کمال انقطاع نہیں ہے کیونکہ کمال انقطاع اس وقت ہوتا ہے جب خبر و انشاء میں اختلاف ہو یا معنی

میں مناسبت نہ ہو جبکہ یہاں ایسا نہیں ہے معنی میں مناسبت بھی ہے اور دونو جملے خبریہ بھی ہیں تو چونکہ غیر مراد کا وھم ہونے کی وجہ سے عطف جائز نہیں ہے اس وجہ سے یہ شبہ کمال انقطاع ہے

(5)**فصل کی پانچویں جگہ؛** جب مانع کے پائے جانے کی وجہ سے دو جملوں کو ایک حکم میں شریک کرنے کا ارادہ نہ کیا گیا ہو **جیسے** وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَکُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ

اس آیت میں تین جملے ہیں پہلا قَالُوۡۤا دوسرا اِنَّا مَعَکُمۡ اور تیسرا اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ اب اگر اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ کا عطف اِنَّا مَعَکُمۡ پر کرتے ہیں تو اس عطف کی وجہ سے اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ بھی منافقین کے مقولہ میں شامل ہو جائے گا حالانکہ منافقین کا مقولہ صرف اِنَّا مَعَکُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَہۡزِءُوۡنَ ہے جبکہ اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ رب تعالیٰ کا مقولہ ہے اس طرح یہ دونوں جملے ایک حکم میں شامل ہو جائیں گے دونوں ہی منافقین کے مقولے میں شامل ہو جائیں گے حالانکہ اسکا قصد نہیں کیا گیا اس لئے یہ عطف جائز نہیں یہاں فصل ضروری ہے

اور اگر اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ کا عطف پہلے جملے قَالُوۡۤا پر کرتے ہیں تو اس عطف کی وجہ سے یہ بات لازم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منافقین کے ساتھ استھزا صرف اس وقت ہو گا جب وہ منافقین کے پاس خلوت اختیار کرنے والے ہوتے ہیں اللہ پاک کا منافقین کے ساتھ استھزاء انکی خلوت الی شیاطین کے ساتھ مقید ہو جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا منافقین کے ساتھ استھزاء انکی خلوت الی شیاطین کے ساتھ مقید ہی نہیں ہے اس طرح دونوں جملے ایک حکم شریک ہو جائیں گے پہلا تو مقید ہے وہ اس طرح کے منافقین ہر وقت نہیں کہتے بلکہ اس وقت کہتے ہیں جب وہ اپنے شیاطین کے پاس خلوت میں ہوتے ہیں اس پر عطف کی وجہ سے دوسرا جملہ بھی مقید ہو جائے گا حالانکہ اسکا قصد نہیں کیا گیا لہذا یہاں فصل ضروری ہے عطف جائز نہیں

سوال نمبر9 اس مثال میں توسط بین الکمالین ہے اسکا کیا مطلب ہے

جواب اسکا مطلب یہ ہے اس مثال میں نہ ہی کمال اتصال ہے اور نہ ہی کمال انقطاع بلکہ دونوں کے درمیان والی صورت ہے کیونکہ

یہاں دوسرا جملہ نہ تو بدل ہے اور نہ ہی بیان ہے اور نہ ہی تاکید ہے جیسا کہ کمال اتصال میں ہوتا ہے اور نہ ہی ان دوں جملوں میں خبر و انشاء کے اعتبار سے اختلاف ہے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ معنی میں مشابہت نہ ہو جیسا کہ کمال انقطاع میں ہوتا ہے

بلکہ دوسرا جملہ پہلے کا غیر ہونے کے باوجود دوسر جملے کا خبریۃ میں موافق ہے یہاں نہ تو کمال اتصال ہے اور نہ ہی کمال انقطاع بلکہ درمیانہ صورت ہے

آپ کی نیک دعاؤں کا طلبگار، الیاس محمود رضوی مدنی

30/08/2023 بروز بدھ

جامعۃ المدینہ الرزاق مسجد صائمہ عربین ولاز سرجانی کراچی